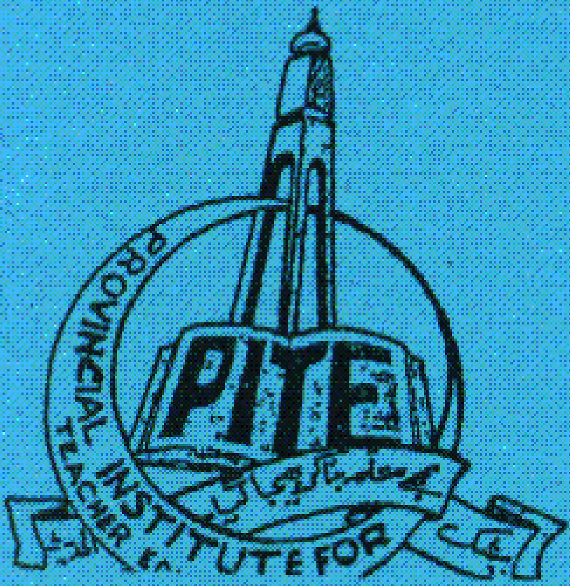
صوبائی ادارہ برائے تربیت اساتذہ، کوئٹہ بلوچستان

تربیتی مواد:

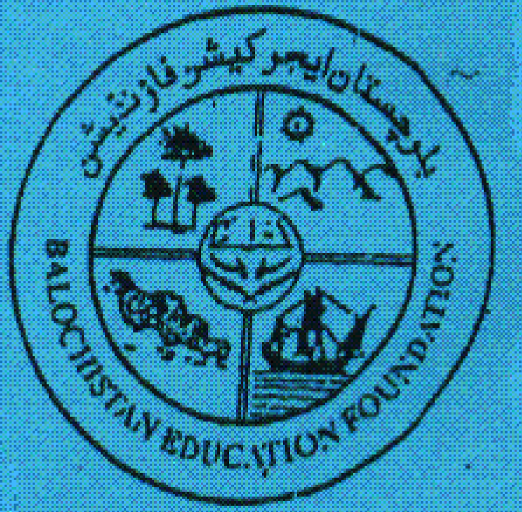
برائے تربیت پرائیویٹ سکول اساتذہ

زیر پروگرام:

بلوچستان ایجوکیشن سپورٹ پروگرام (بی ای ایس پی)
بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن (بی ای ایف)







جولائی ۲۰۰۷

پیغام

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ کسی فرد، معاشرے یا ملک کے اقتصادی، معاشرتی اور سماجی تہذیبی وترقی کا انحصار دیگر عوامل کے مقابلے میں سب سے زیادہ تعلیم پر ہے۔ تعلیم روشنی ہے اور جہالت اندھیرا، انسانی وسائل کا بہتر استعمال اور قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ تعلیم کے بغیر ناممکن ہے ترقی یافتہ ممالک کی معاشی سماجی ترقی تعلیم ہی کی مرہون منت ہے۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک اور بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کے لئے تو تعلیم کی اہمیت دوچند ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ تو قومی سطح پر ترقی ممکن ہے اور نہ ہی صوبائی سطح پر غربت، جہالت اور پسماندگی کا حصار توڑا جاسکتا ہے۔ بلوچستان میں شرح خواندگی بڑھانا اور معیار تعلیم بلند کرنا دو اہم چیلنج ہیں اور ان مسائل پر قابو پانے کے لئے ایک مؤثر اور فعال تعلیمی نظام کی اشد ضرورت ہے جس میں پرائیویٹ سکولز ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں پرائیویٹ سکولز کی حوصلہ افزائی اور ان کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارت میں اضافہ لازمی ہیں اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ورلڈ بینک کے تعاون سے بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن اس سلسلے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے جس میں پائٹ تربیت اساتذہ کے شعبے میں اس ٹیم کا حصہ ہے۔ پرائیویٹ سکولز کے اساتذہ کی تربیت کا یہ پروگرام ان مجموعی کاوشوں کا ایک حصہ ہے جو بی۔ای۔ایف اس سلسلے میں کر رہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس تربیت کیلئے پائٹ کے ماہرین نے اس کتابچے کی صورت میں جو مواد، ضروریات کی تشخیص کے بعد، ترتیب دیا ہے یہ پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کیلئے اپنے تدریس کو مزید بہتر بنانے میں مددگار ہوگی اور صوبے میں شرح خواندگی بڑھانے اور معیار تعلیم میں اضافہ کا موجب ہوگا۔

پروفیسر نورالحق پانیزئی
ڈائریکٹر صوبائی ادارہ برائے تربیت اساتذہ
بلوچستان کوئٹہ

فہرست

عنوان	صفحہ

آموزش (Learning)

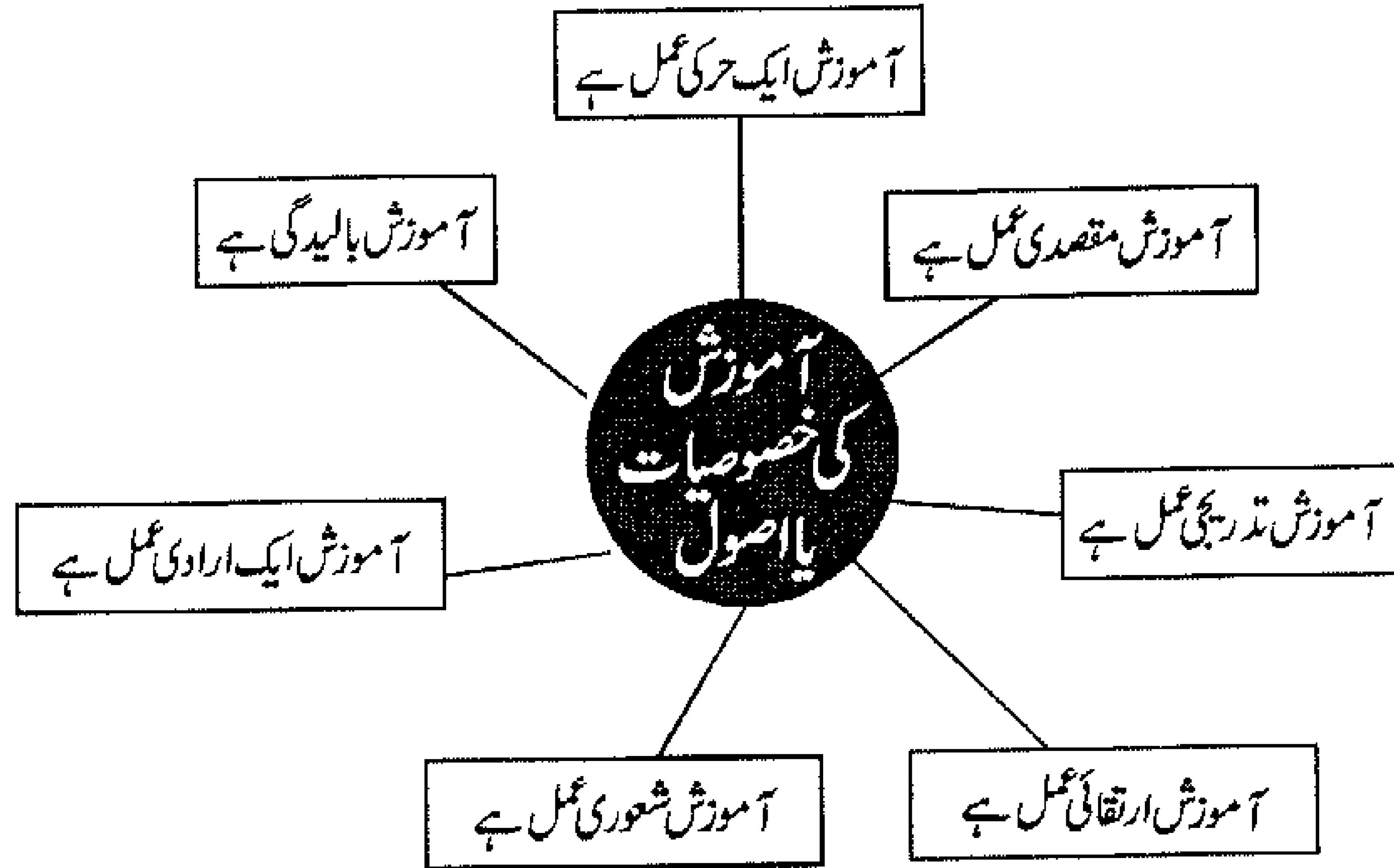
ماہرین تعلیم کے مطابق ''آموزش فرد کے کردار کی تبدیلی ہے جو تجربات اور تربیت کے زیر اثر ہوتی ہے'' آموزش سے مراد صرف چیزوں کا سیکھنا نہیں بلکہ سیکھے ہوئے مواد کو زندگی میں حسب ضرورت استعمال کرنا بھی ہے''۔

آموزش ایک متحرک عمل ہے جو مناسب مقاصد کے تحت ترغیب پاتا ہے یہ عادات علم اور رویوں کی تحصیل ہے۔

اسکولوں میں بچوں کے لئے آموزش کا اہتمام بھی اسی لئے کیا جاتا ہے کہ ان کے سابقہ کردار میں مثبت تبدیلی لائی جائے ان میں سوچنے، محسوس کرنے اور عمل کرنے کی نئی صورتیں پیدا ہوں وہ چیزوں اور ارد گرد کے بارے میں نئے انداز سے غور وفکر کریں۔

آموزش ہی کی بدولت ایک ابتدائی جماعت کے بچے اور ثانوی جماعت کے بچے کے انداز فکر میں واضح فرق دیکھا جاسکتا ہے۔

سیکھنے کا عمل ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے فرد کے کردار، میلانات، رویوں، عادات اور غور وفکر میں تبدیلی اور اصلاح ہوتی ہے۔ اور فرد معاشرے میں بہتر مطابقت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔



آموزش کی اہمیت:

آموزش ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے فرد کے سوچنے، اس کے غور فکر کرنے اور اس کے کردار میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تعلیمی اداروں کے قیام کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ افراد کی اس طرح نشونما میں مدد کی جائے کہ وہ کارآمد شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کرسکیں۔

اگر تعلیمی عمل کے دوران آموزش کے پہلو کو نظر انداز کر کے اساتذہ طلبہ کو صرف پڑھاتے جائیں نئی نئی معلومات اور تجربات صرف بتانے کی حد تک محدود کردیں تو کس قدر آموزش ہوتی ہے یہ پتہ نہیں چلایا جاسکتا اور طلباء کے کردار غور وفکر اور سوچنے کی صلاحیتیں پروان نہیں چڑھتیں۔ نتیجہ ایسے افراد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جن کے پاس معلومات تو ہوتی ہیں مگر ان معلومات کے زیر اثر انکے کردار اور سوچ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور تعلیمی مقاصد حاصل نہیں ہوتے۔

لہذا اساتذہ اور منتظمین کی یہ پیشہ وارانہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو تعلیمی اداروں میں ایسا ماحول مہیا کریں کہ جس میں آموزش کا عمل تیز اور دیرپا ہو۔ ان کے کردار میں مثبت تبدیلی آئے۔ مثلاً بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے پیار، وقت کی پابندی و باقاعدگی ،راست گوئی، اعتماد ومشاہدہ کرنا، تجزیہ کرنا، سوالات کرنا، دوسروں کی بات سننا، دوسروں کی مدد کے لئے آمادگی وغیرہ وغیرہ۔

آموزش کے ذریعے فرد کے کردار میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے آموزش کی بنیادوں وقوانین وشرائط کا علم اساتذہ کرام کے لئے آموزش کے عمل کو تیز اور دیرپا کرنے میں مددگار ہوسکتا ہے۔

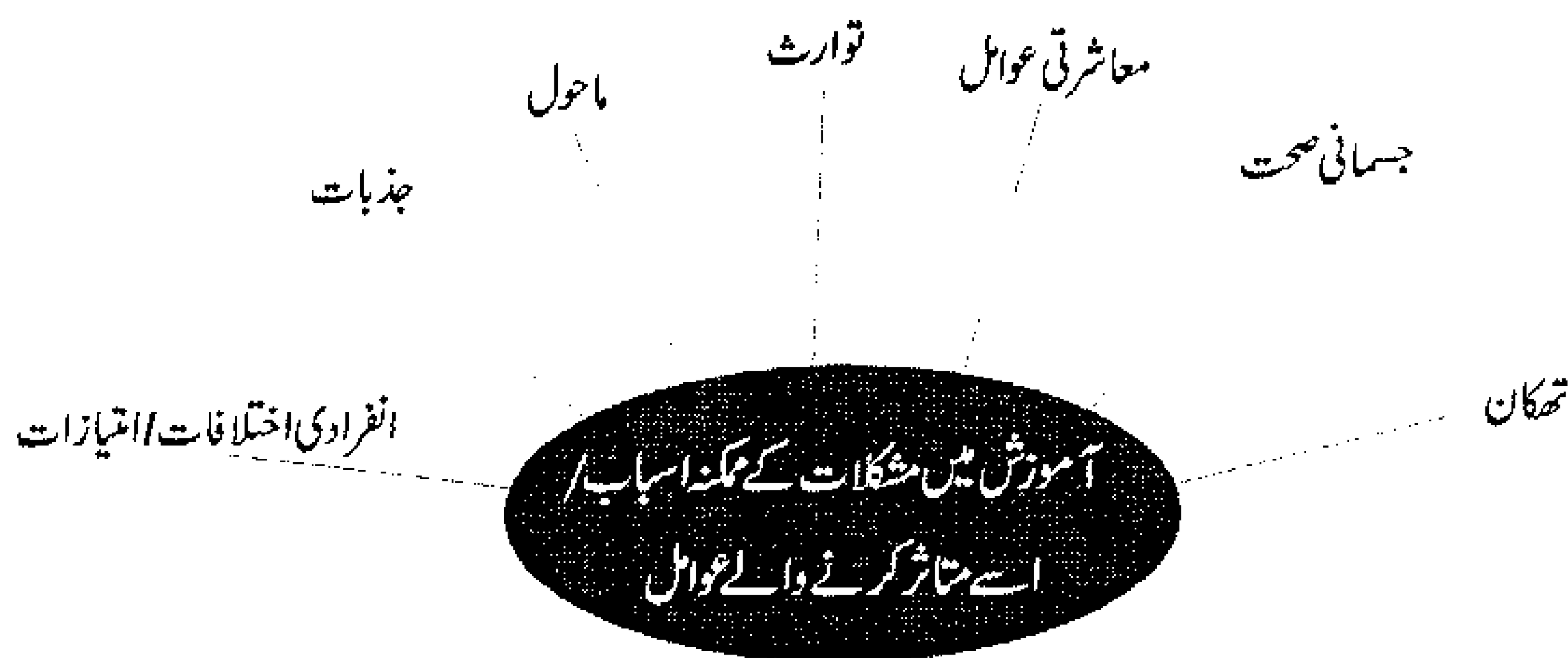
وراثت اور ماحول آموزش کے عمل کی بنیادیں ہیں۔

اچھی وراثت + اچھا ماحول------------ بہت ہی اچھی آموزش

اچھی وراثت + براماحول------------اچھی آموزش یا ناقص آموزش

ناقص وراثت + اچھا ماحول------------اچھی آموزش یا ناقص آموزش

آموزش میں مشکلات کے ممکنہ اسباب یا آموزش کو متاثر کرنے والے عوامل:



مقیاس ذہانت بھی اہم ہے:

نفرادی اختلافات کے زیر اثر ہر بچے کی کارکردگی میں فرق ہوتا ہے جو کسی بچے کو اول درجہ اور کسی کو ناکامی سے دوچار کرتا ہے۔ دراصل وراثت اور ماحول کے زیر اثر نشو ونما کے چاروں پہلو ذہنی، جسمانی، جذباتی اور معاشرتی متاثر ہوتے ہیں جو براہ راست افراد کے اکتساب/آموزش کو متاثر کرتے ہیں۔ صحت مند جسم اور بہترین ذہن رکھنے والے بچے ذہن ہوتے ہیں اور آموزش کا عمل ایسے بچوں میں تیز ہوتا ہے۔ کچھ بچے ذہنی لحاظ سے فاتر العقل یا ضعیف العقل ہوتے ہیں ایسے بچوں کے لئے آموزش بہت ہی مشکل ہوتی ہے اور وہ عام اسکولوں میں عام اساتذہ سے نہیں پڑھ سکتے۔ جبکہ بچوں کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو محنتی بھی ہوتے ہیں۔ سیکھنا بھی چاہتے ہیں مگر ان میں کمزور ذہنی استعداد کے باعث آموزش کا عمل بہت سست ہوتا ہے۔ ذہن کے اعتبار سے بچوں کی ذہانت کی درجہ بندی ماہرین نفسیات مقیاس ذہانت کی بنیاد پر کچھ اس طرح کرتے ہیں۔

مقیاس ذہانت کیا؟

مقیاس ذہانت = (ذہنی عمر / طبعی عمر) x 100

اگر ایک 5 سال کا بچہ اپنی عمر کے مطابق کئے گئے سوالات کا جواب دیتا ہے تو

اس کی ذہنی عمر بھی پانچ سال ہے یعنی اس کا مقیاس ذہانت = 5/5 x 100 =100

اسی بنیاد پر ذہانت کی درجہ بندی کچھ اس طرح ہے۔

نمبر	درجہ بندی	مقیاس ذہانت
1	فطین بچے	140 یا اس سے اوپر
2	بہت ذہین	130 سے 139 تک
3	ذہین	120 سے 129 تک
4	کم ذہین	110 سے 119 تک
5	اوسط ذہین	90 سے 109 تک
6	اوسط سے کم ذہین	80 سے 89 تک
7	کند ذہن	70 سے 79 تک
8	کم عقل	50 سے 69 تک
9	احمق / قاتر العقل	49 یا اس سے کم

انعامات:

آموزش کی ترغیب دینے میں انعامات کا بھی اہم کردار ادا کرتے ہین خصوصاً کند ذہن بچے انعامات کے ذریعے ذہین بچوں کی نسبت زیادہ ترغیب پاتے ہیں انعامات نہ صرف آموزش کو بڑھاتے ہیں بلکہ تعلیم کی طرف توجہ اور کارکردگی کو بھی بڑھاتے ہیں۔ جملوں اور الفاظ کی صورت میں چند نشان یا علامات بھی انعامات کا درجہ رکھتی ہیں اور بچے بہت خوش ہوتے ہیں۔

محرکات Motivators	
علامات	الفاظ / جملے
★	بہت ہی اچھا
	اچھا کام

جاری رکھو	
درست ہے	
بہت ہی اچھا کام	
بہترین	☆☆☆
بہت اچھا خیال ہے	
زبردست	!
مجھے یہ طریقہ پسند آیا	
ہم نے کرلیا	

استاد کا دوستانہ رویہ اور شخصیت:

صاف ستھرا لباس، جوتے، چال ڈھال اور گفتگو کا طریقہ معلم کی شخصیت کو جاذب نظر بناتا ہے اور طالب علم ایسے معلم سے مرعوب ہوکر آموزش کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جب معلم کی معلومات بھی زیادہ ہو اور اسے معلومات کو بتانے کا بہتر طریقہ بھی آتا ہو، وہ خوش مزاج ہو، اس میں برداشت زیادہ ہو اور بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے مختلف طریقے بھی اسے آتے ہوں تو آموزش کی رفتار تیز ہوتی ہے اور مؤثر بھی ہوتی ہے۔

ٹیسٹ اور امتحان:

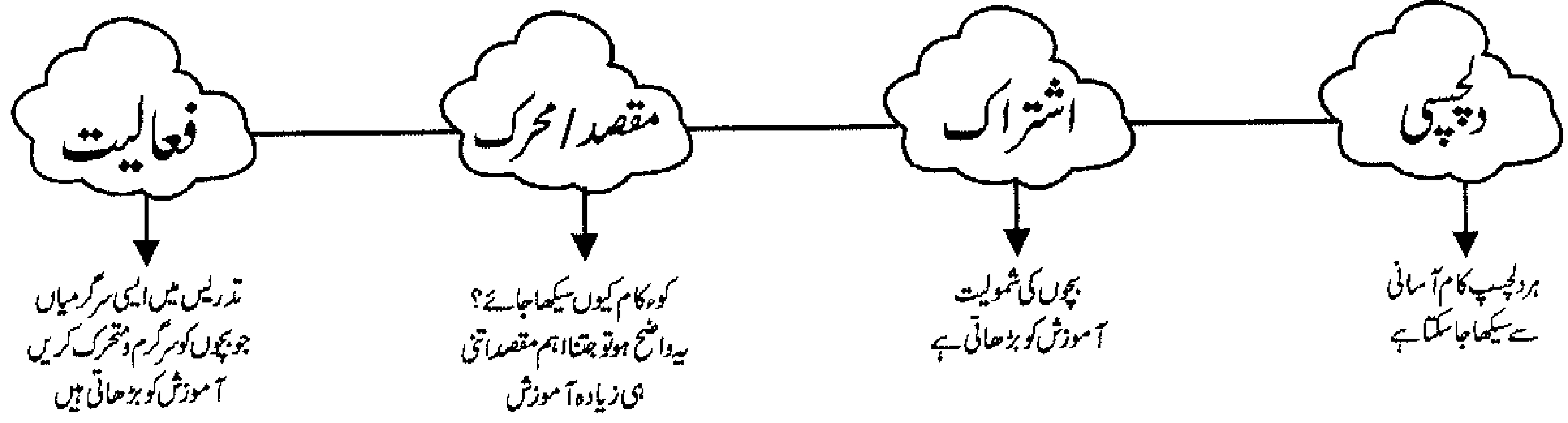
ٹیسٹ اور امتحانات کو آموزش کا ذریعہ کیسے بنایا جاسکتا ہے۔ امتحانات اور ٹیسٹ وغیرہ میں کامیابی اور ناکامی کی اہمیت اور احساس دلا کر بچوں کو آموزش کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے۔

مقابلے:

مقابلے بچوں کی آموزش اور کارکردگی کو بڑھا سکتے ہیں۔

سمعی وبصری معاونات کا استعمال:

کچھ عنوانات ایسے ہوتے ہیں جن کو اگر امدادی اشیاء یا ماڈلز کے ذریعے پڑھایا جائے تو تدریس مؤثر ہوتی ہے۔اس لئے استاد خود یا پھر طلبہ کی مدد سے کم قیمت معاونات تدریس میں ضرور استعمال کرے۔



ایک اور اہم قدم:

انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھنا

آموزش کو متاثر کرنے والا ایک اہم عنصر انفرادی اختلافات بھی ہیں جن کے متعلق ہم جان چکے ہیں۔تمام طلبہ کی اپنی فطری قابلیتیں، تجربات اور دلچسپیاں ہوتی ہیں زیادہ اہم یہ ہے کہ بچون کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے اور انہیں بنیاد بنا کر آگے بڑھایا جائے۔بجائے اس کے کہ ہم انکی کمزوریوں پر بہت زیادہ پریشان اور مایوس ہوں۔

ایک کامیاب استاد وہ ہوتا ہے جس کی تدریس سے نہ صرف عام بچے بلکہ ہر قسم کے بچے (مختلف جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی نشوونما رکھنے والے) مستفید ہوسکیں اور ہر ایک کی ذہنی اور جذباتی تشفی اس طرح ہو کہ وہ بہتر معاشرتی مطابقت حاصل کر کے بہترین شہری بنیں۔

سبقی خاکہ / منصوبہ بندی

مؤثر تدریس کے لئے سبق کی منصوبہ بندی کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ سبق کی منصوبہ بندی میں ہی اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ کیا پڑھانا ہے؟ کس طرح پڑھانا ہے؟ کیوں پڑھانا ہے؟ تدریس کو دلچسپ اور خوشگوار کیسے بنانا ہے؟ کن حکمت عملیوں کا استعمال کرنا ہے؟ وغیرہ۔

باالفاظ دیگر ہم سبق کی منصوبہ بندی کو تدریسی عمل کے لئے ہماری ذہنی تیاری کی ایک تحریری یادداشت بھی کہہ سکتے ہیں جس کی مدد سے ہم کمرہ جماعت میں تدریسی عمل سرانجام دیتے ہیں۔

سبق کی تیاری کے چند اصول:

سبق کی تیاری میں مندرجہ ذیل اصول مدنظر رکھنا ضروری ہیں:

(۱) مقصد:

استاد کو سبق پڑھانے سے پہلے یہ طے کرنا چاہئے کہ اسے کونسا موضوع پڑھانا ہے؟ اس موضوع سے کیا کیا نتائج حاصل کرنے ہیں اور وہ نتائج طلبہ کی مجموعی تعلیم میں کیا اضافہ کریں گے؟ مقصد مقرر کرنے سے اسباق کے تدریسی اعمال آسان اور مؤثر ہو جاتے ہیں۔

(۲) ترتیب:

بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے تدریس کو ترتیب وار ہونا چاہئے یعنی استاد کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ سبق اصول تعلیم کے لحاظ سے ترتیب وار ہو۔

(۳) انتخاب:

سبق کے لئے مناسب مواد کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ استاد کو چاہئے کہ سبق کے لئے ایسا مواد چنے جو مفید ہو اور طلبہ کے فطری مشغلوں اور ذہنی سطح کے مطابق ہو۔ موضوع کے انتخاب کے ساتھ ساتھ موزوں زبان، الفاظ اور تشریحات کا بھی انتخاب کرنا چاہئے۔ انتخاب میں ہمیشہ آسان زبان کا استعمال کرنے کا اصول مدنظر رکھنا چاہئے۔

(۴) تقسیم:

سبقی خاکہ تیاری میں مختلف تدریسی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے تاکہ مقاصد آسانی سے حاصل ہوں۔

(۵) مصروفیت اور دلچسپی:

تدریس کا ایک اصول یہ ہے کہ سبق کے دوران طالب علم ذہنی اور جسمانی طور پر مصروف رہیں کیونکہ بچوں کی شمولیت سے تدریس میں ان کی دلچسپی برقرار رہتی ہے جس سے مقاصد تدریس بھرپور طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ اگر کسی موضوع پر فقط استاد ہی بولتا رہے اور طالب علم چپ چاپ سنتے رہیں تو ایسی صورت میں آموزش کم متاثر ہوتی ہے۔

(۶) زندگی سے ربط:

معلم کو اپنے سبق کو عام زندگی سے مربوط کرنا چاہئے کیونکہ بچے دل ہی دل میں ہر بات کا زندگی مین مصرف تلاش کرتے ہیں۔

(۷) اجتماعیت:

آپس میں مل جل کر رہنا زندگی کا ایک فطری تقاضا ہے۔ ہمیں دنیاوی کاروبار اور ملازمتوں میں مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی رجحان سکول کے طلبہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ چند تعلیمی مصروفیتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں طلبہ الگ الگ کام کرنے کی بجائے گروپوں کے رکن کی حیثیت میں کام کرتے ہیں۔

لہذا تقریریں، مباحثے، ڈرامے، تدریسی منصوبے مسئلے اور تفویض کار یہ سب اجتماعی مصروفیتوں کی چند صورتیں ہیں۔

(۸) انفرادیت:

یہاں یہ بات ضروری ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد فرد کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو ابھارنا ہے۔ فرد کی ترقی کا سب سے بڑا راز اس بات میں ہے کہ دنیا کا ہر فرد ذہانت، جذبات، احساسات اور قابلیت کے لحاظ سے دوسرے افراد سے مختلف ہوتا ہے اور ہمیشہ مختلف رہتا ہے۔ اس لئے فرد میں مصنوعی یکسانیت پیدا کرنے کی بجائے ہر طالب علم کی شخصی خصوصیات اور صلاحیتوں کے مطابق ترقی کی راہ ہموار کی جائے۔

(۹) مضامین میں ربط:

استاد پڑھائی کے دوران اول تو مختلف مضامین کے درمیان ربط قائم کرے اور دوئم پڑھے ہوئے سبق کا زندگی سے تعلق قائم کرے تاکہ طالب علموں کے ذہن میں تمام مضامین مل کر ایک مفید بامعنی علم کی صورت اختیار کر لیں۔ جو استاد صرف ایک ہی مضمون پڑھاتے ہیں انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

سبقی خاکہ کی ضرورت واہمیت:

کامیاب سبق کی تشکیل کے وقت استاد کے لئے دو بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ یعنی بچے کا ماحول اور اس کی نفسیاتی ضروریات اس کے علاوہ فطری صلاحیتوں اور قدرتی رجحانات کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ لہذا سبقی خاکہ کی تیاری کے بغیر کبھی سبق کامیاب اور مؤثر ہو ہی نہیں سکتا۔ سبق خواہ آسان ہو یا مشکل سبق خاکہ کی تیاری بہرحال ضروری ہے کیونکہ۔

(۱) پراعتماد استاد

(۲) بہتر پیشکش

(۳) مطمئن طلبہ

(۴) بہتر طریقہ تدریس

(۵) وقت کی بچت

(۶) کم وقت وسیع علم

(۷) تدریس میں تسلسل وتدریس

(۸) تدریسی مقاصد کا بہتر حصول

(۹) سمعی وبصری معاونات کا انتخاب

(۱۰) تدریس کا بہتر جائزہ

سبقی خاکے کے مختلف مراحل

دراصل سبقی خاکہ درجہ ذیل مختلف مراحل کا تسلسل ہوتا ہے۔

(۱) **تمہید:**

تمہید کا اصل مقصد ایسی تحریر عمل میں لانا جو کسی کی توجہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس تحریر کو پڑھنے پر آمادہ کرے۔ ایسی تحریر میں سبق سے متعلق کوئی خوبصورت تصویر، کسی جگہ کا دل کش منظر، جاذب نظر آڈیو کیسٹ یا خاکوں اور ماڈلوں کے ذریعے سے طلبہ کی توجہ سبق کی طرف مرکوز کرانا ہے۔ اس کے علاوہ/ ساتھ ساتھ بچوں کی سابقہ معلومات کو موجودہ سبق سے مربوط کرنے اور سبق میں ان کی دلچسپی اور آمادگی پیدا کرنے کے لئے مناسب سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے مواد سبق کی اہمیت وافادیت اور بچوں میں ذوق تجسس اجاگر کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی جاتی ہے سوالات ایک دوسرے سے مربوط رہتے ہوئے ارتقائی منازل طے کرتے ہیں اور آخری سوال ایسا فکر انگیز ہوتا ہے جو طلبہ کے تجسس کو ابھارے ایسے نفسیاتی لمحے پر سبق کا آغاز کیا جاتا ہے۔

(۲) **اعلان سبق:**

اس مرحلے پر سبق کی اہمیت اس کے مرکزی نکات قابل توجہ پہلو پیش کئے جاتے ہیں اور زبان دانی کے تناظر میں موجود نثری مواد کی افادیت واہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شوق اور ولولہ انگیز انداز میں گفتگو کی جاتی ہے اور سبق کا عنوان اور درسی کتابوں کا صفحہ بتایا جاتا ہے۔ اس طرح سبق کے لئے طلبہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

(۳) **پیشکش/استحضار:**

تدریس نثر کا بڑا اہم حصہ پیشکش ہی ہوتا ہے اس کے مختلف اجزاء اور مدارج درج ذیل ہیں۔

(۱) نثر کا پڑھنا (استاد)

(۲) طالب علم کا پڑھنا

(۳) استاد کا دوبارہ پڑھنا

(۴) **تفہیم عبارت:**

خوش خوانی کے جملہ اوصاف کی روشنی میں جب طلبہ کی مناسب مشق ہو جائے تو عبارت کی تفہیم کی طرف توجہ دی جائے۔اس سلسلے میں مشکل الفاظ تراکیب، اصطلاحات، محاورات، عملی قواعد وغیرہ کی توضیح درکار ہوتی ہے۔صرف چند مشکل الفاظ کے معانی کاپی یا کتاب کے حاشے میں درج کرا دینے سے کام نہیں بنتا۔ بلکہ زباندانی میں مہارت کے لئے الفاظ اور تراکیب کا عملی استعمال جاننا/ سمجھنا زیادہ کارگر ہوتا ہے۔

(۵) جائزہ

تدریس کا مقصد بچوں کی ہمہ پہلو نشوونما کرنا ہے۔تاکہ وہ حصول علم کے بعد ایک ذمہ دار شہری بن کر ملکی خدمات میں اپنا کردار بخوبی ادا کرسکیں۔لہذا سبق کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک اس کی کامیابی یا ناکامی کا جائزہ نہ لیا جائے اس سے جہاں ایک طرف سبق کا آعادہ ہو جاتا ہے وہیں استاد کو بھی اپنے سبق اور طرز تدریس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا پتہ چلتا رہتا ہے۔جائزے کے لئے عبارت کی دوبارہ قرات کرائی جائے۔عبارت کے مختلف اجزاء کے بارے میں ایسے سادہ سوالات کیئے جائیں جن سے سبق کا اعادہ ہو جائے۔الفاظ محاورات کے استعمال کی مشق کرائی جائے۔طلبہ کو بذات خود آزادانہ طور پر کام کرنے کی ترغیب دی جائے اور مشق کے لئے گھر کا کام دیا جائے اور اگلے دن اس کام کی پڑتال اور اصلاح کی جائے۔سبق یا اس کے کسی حصے کا خلاصہ بھی دریافت کیا جائے۔جائزہ کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ طلبہ کو خواندہ عبارت کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے۔ اسی دوران اگر طلبہ کسی لفظ یا ترکیب یا تلفظ کو سمجھنے میں کوئی دقت محسوس کریں تو وہ استاد سے دریافت کریں۔اور استاد کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کے مسائل انفرادی توجہ سے سنے اور مسئلہ حل کرنے میں مدد دے۔

(۶) **گھر کا کام / تفویضی کام:**

استاد کو چاہئے کہ پورا سبق پڑھانے کے بعد طلبہ کو گھر کے لئے تفویضی کام ضرور دیں۔تاکہ وہ کمرہ جماعت میں سیکھی گئی باتوں کو گھر میں دہرا سکیں۔اور اگر کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آئی ہو تو اس پر اگلے روز کمرہ جماعت میں بحث کی جاسکے۔ تفویضی کام استاد تختہ سیاہ پر لکھے اور بچے اسے اپنی کاپیوں پر نوٹ کریں۔

سبقی خاکہ کے بنیادی تقاضے:

ہر سبق کے نہ کچھ نہ کچھ مقاصد اور بنیادی تقاضے ہوتے ہین اسی طرح اشارات سبق کے بھی مندرجہ ذیل بنیادی تقاضے ہیں۔



(۱) معلم مضمون پر عبور رکھتا ہو:

اشارات سبق کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ معلم اپنے مضمون مین وسیع معلومات رکھتا ہوتا کہ وہ کسی قسم کی سطحی یا غلط معلومات اشارات میں شامل نہ کرے۔ بعض اشارات سبق معلم کی لیاقت اور صلاحیتوں کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ اگر معلم نے غلط قسم کی معلومات اشارات میں تحریر کیں تو یہ بات اس کے پیشہ وارانہ وقار کے منافی ہوگی اور جماعت میں اس کی شخصیت مجروح ہوگی

۔

(۲) بچے کو مرکز مانا جائے:

اشارات سبق کا دوسرا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ جدید تعلیمی نظریئے کے ماتحت بچے کو مرکزی حیثیت دی جائے یعنی اشارات سبق میں بچوں کی خواہشات، میلانات اور رجحانات کو مقدم سمجھائے۔ جو بھی علم دیا جائے یا علم دینے کا لائحہ عمل مرتب کیا جائے پہلے بچے کے ذہن اور اس کی نفسیات کا مطالعہ کیا جائے۔ سبق کی تیاری میں بچے کی خواہشات اور تقاضے پیش نظر رکھے جائیں۔ تا کہ تدریس مؤثر ثابت ہو۔

(۳) وقت کا لحاظ رکھا جائے:

اشارات سبق کی تنظیم میں اس بات کا خیال رہے کہ تیار کردہ سبق مقررہ وقت میں ختم ہو جائے۔ یہ نہ ہو کہ معلم ابھی آمادگی اور اعلان سبق پر ہی ہے اور پیریڈ ختم ہو گیا۔ ہمیں وقت کی مناسبت سے آمادگی کے سوالات تحریر کرنے چاہیں اور تدریس کی دوسری باتوں کی وضاحت میں بھی وقت کا خیال رکھا جائے۔ سبق اتنا طویل نہ بنایا جائے کہ ایک پیریڈ میں ختم نہ ہو سکیں۔ اور

اتنا مختصر بھی نہ ہو کہ وقت سے پہلے ہی ختم ہو جائے۔

(۴) طلبہ کی فعالیت کا خیال رکھا جائے:

اشارات سبق میں طلبہ کو زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کیا جائے تا کہ ان کی پوشیدہ صلاحیتیں بیدار ہوں۔ ان کو عمل و تجربات کے مواقع فراہم کئے جائیں تا کہ ان میں ذمہ داری کا احساس پرورش پائے اور کی انفرادیت کی نشو ونما ہو، لہذا اشارات سبق طلبہ کی فعالیت اور سرگرمیوں کے بھی حامل ہوں۔

(۵) معلم طریقہ ہائے تدریس سے واقف ہو:

اشارات سبق اسی وقت بہتر اور مفید ہو سکتے ہین جب معلم مختلف طریقہ ہائے تدریس سے واقف ہو۔ آموزش کے مختلف محرکات اور اصولوں سے آگاہ ہو۔

(۶) امدادی اشیاء کے استعمال سے واقفیت ہو:

اشارات سبق کی تنظیم کی یہ بھی ایک شرط اور ضرورت ہے کہ معلم امدادی اشیاء کے استعمال سے واقف ہو تا کہ وہ تدریس کے دوران میں اس کو استعمال کر کے تدریس کو مؤثر بنا سکے۔ جب تک اس کے بارے میں اچھی واقفیت نہ ہوگی، معلم اشارات سبق میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتا اور نہ جماعت میں تدریس کے دوران میں اسے پیش کر سکتا ہے۔

(۷) سوالات کے فن سے آگاہ ہو:

اشارات سبق کی تنظیم کا یہ بھی تقاضا ہے کہ معلم سوال کرنے کے فن سے آگاہ ہو۔ اگر اس کو سوال کرنے کے فن سے آگاہی نہیں ہے تو وہ نہ اشارات سبق میں بہتر سوالات مرتب کر سکتا ہے اور نہ جماعت میں تدریس کے دوران کر سکتا ہے۔ سوالات تدریس میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اور معلم کے مؤثر سوالات پر ہی اس کی کامیابی کا انحصار ہے کیونکہ طلبہ کے بہتر جوابات معلم کی تدریسی کامیابی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اسباق کے عملی طور پر تیاری اور پیشکش کی مہارتیں (Lesson Presentation Skills)

دوران تدریس اساتذہ کرام کو مختلف مہارتوں کو استعمال کرتے ہوئے تدریس کے مراحل طے کرنے ہوتے ہیں موثر اساتذہ ان مہارتوں سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے کے لئے سبق کی منصوبہ بندی کرتے ہیں، مقاصد متعین کرتے ہیں، ان کے حصول کے لئے کوشاں ہوتے ہیں اور اپنی تدریس سے کس حد تک طلباء کو مستفید کر چکے ہیں، کا جائزہ لیتے ہیں۔

دوران تدریس عام طور پر جو مہارتیں استعمال ہوتی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

(ا) سبق کے مقاصد:

سبق کے مقاصد کا تعین کرنا اہم ہے اور اس کام کے دوران اساتذہ دو باتوں کا خاص خیال رکھتے ہیں:

(الف) مقاصد کا واضح ہونا (ب) مقاصد کا مناسب / قابل عمل ہونا

اساتذہ کرام کو معلوم ہونا چاہئے کہ سبق کس مقصد کے لئے ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ طلباء کو بھی اس بات سے آشنا رکھیں کہ جو تصور وہ پڑھانے جارہے ہیں وہ کس مقصد کے حصول کے لئے پڑھایا جارہا ہے مثلاً اردو میں سبق میرا گاؤں پڑھانے کا مقصد، طلباء کو گاؤں کے بارے میں معلومات، ان کے زبان دانی کی مہارت کو بڑھانے، ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے، گاؤں اور شہر کی زندگی میں فرق کو واضح کرنے اور ایک گاؤں کا دوسرے گاؤں سے اختلاف/مماثلت کے لئے یا کئی اور مقاصد بھی ہو سکتے ہیں۔

مقاصد کے قابل عمل ہونے سے مراد یہ ہے کہ مقاصد نہ تو اتنے آسان/سہل ہوں کہ بڑی آسانی سے حاصل ہو جائیں اور نہ ہی اتنے مشکل کہ طلباء کے لئے ان کا حصول ممکن نہ ہو۔ مثلاً پرائمری سطح پر جماعت چہارم کے طالبعلم کو سائنس کے مضمون میں حشرات پڑھانے کا مقصد صرف معلومات کی حد تک ہی نہ ہو بلکہ حشرات سبق پڑھنے کے بعد طلباء حشرات اور دوسرے کیڑے مکوڑوں میں فرق کر سکیں کو جان لیں گے، ان کی درجہ بندی کر سکیں اور حشرات کے متعلق معلومات مختلف مضامین کی کتابوں سے لے کر آئیں ان کی تصویر کشی کریں وغیرہ۔

(۲) سبق کی تنظیم (Organization of Lesson)

سبق کی تنظیم سے مراد یہ ہے کہ سبق کی پیشکش کے دوران اس کے تمام حصے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوں اور ایک حصے سے دوسرے حصے کی طرف جاتے ہوئے تسلسل قائم رہے اور سبق کے تمام حصے آموزش میں بھی مددگار رہوں۔

کسی سبق کی تدریس کے لئے عام طور پر درجہ ذیل مرحلے/اقدامات ہوتے ہیں:

پہلا مرحلہ	دوسرا مرحلہ	تیسرا مرحلہ	چوتھا مرحلہ
بچے پہلے سے کتنا جانتے ہیں	نئی معلومات جو طلبہ کو دی جاتی ہیں	دی ہوئی معلومات کا جائزہ لینا	اپنی تدریس میں بہتری لے کر آنا
سابقہ واقفیت	مفہوم کی تشکیل	طلبہ کا جائزہ	استاد کا جائزہ

یاد رہے!

اس مقصد کے لئے روزہ مرہ زندگی کی مثالیں دے کر بچوں کی تدریس میں شمولیت ،ان سے سوالات کر کے ،جواب دیتے وقت ان کی حوصلہ افزائی اور اپنی بتائی ہوئی بات کو ان سے دہرانے کے لئے کہہ کر سبق کی پیشکش کو بہتر بنایا جا سکتا ہے سبق کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں داخل ہوتے وقت رفتار مناسب ہونی چاہیے اور طلباء کو جو کچھ سیکھ چکے ہیں اس کی بنیاد پر آگے جانا چاہیے استاد طلباء کی رفتار کے ساتھ اپنی رفتار ملائے دوران تدریس اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلباء توجہ اور دلچسپی سے آپ کی بات سن رہے ہیں اس مقصد کے لئے طلباء سے دوران تدریس سوالات زیادہ کریں ان کی حوصلہ افزائی کریں ایسی سر گرمیاں ترتیب دیں جن میں طلباء مستعدی کے ساتھ حصہ لیں۔

پہلا مرحلہ	دوسرا مرحلہ	تیسرا مرحلہ	چوتھا مرحلہ
بچے پہلے سے کتنا جانتے ہیں	نئی معلومات جو طلبہ کو دی جاتی ہیں	دی ہوئی معلومات کا جائزہ لینا	اپنی تدریس میں بہتری لے کر آنا
سابقہ واقفیت	مفہوم کی تشکیل	طلبہ کا جائزہ	استاد کا جائزہ
☆اس مقصد کے لئے گروپ میں سرگرمی دے سکتے ہیں ☆ تصوراتی نقشہ تختہ سیاہ پر بنوا سکتے ہیں۔	☆ نئی معلومات طلبہ کی ذہنی سطح اور عمر اور تعداد کے مطابق ہو ☆ سبق کے مقاصد اور تدریس کا طریقہ کار کے ساتھ مواد کی موزونیت ☆ نئے الفاظ کی وضاحت / بحث و مباحثہ ☆ مختلف جملوں میں نئے تصورات کا استعمال ☆ بذریعہ ذہنی ہیجان / تصوراتی نقشہ ☆نفس مضمون اور مواد کو اس طرح پیش کریں کہ بآسانی سمجھ آجائے ☆روزمرہ زندگی سے مثالیں لیں	☆ طلبہ سے نئے الفاظ اور تصورات سے بارے میں سوالات کر کے ☆ نئے مواد اور تصورات کے بارے میں وضاحت ☆ پڑھائے گئے مواد پر مضمون لکھیں یا اپنے خیالات کا اظہار کر کے ☆ انفرادی یا گروپ میں سرگرمی کی صورت میں ☆ پڑھائے ہوئے مواد پر بحث و مباحثہ کریں	☆محتاط انداز میں اپنی تدریس پر نظر ثانی کر کے ☆ دوران تدریس چھوٹی چھوٹی مہارتوں پر غور کر کے ☆ طلباء سے استفار کر کے کہ وہ کس حد تک سمجھ چکے ہیں۔ ☆ آپ کی تدریس میں انہیں کیا بات پسند آئی ہے۔

(۳) سبق کا اختتام:(End of Lesson)

☆ طلباء سے نئے الفاظ وتصورات کے بارے میں سوالات کر کے
☆ مواد اور تصورات کے بارے میں وضاحت طلب کر کے
☆ پڑھائے گئے مواد کے متعلق مضمون لکھوا کر
☆ پڑھائے ہوئے مواد پر بحث مباحثہ کر کے
☆ انفرادی یا گروہی سرگرمی کی صورت میں جائزہ

چیک لسٹ برائے جائزہ / بہتری سبق

استاد غور کرے کہ	ہاں	نہیں
کیا سبق کی شروعات اچھی تھیں؟		
پڑھانے کے دوران آپ طلباء سے سوالات کرتے ہیں؟		
تختہ سیاہ پر لکھا جانے والا مواد واضح تھا؟		
کیا آپ کی بات تمام طلباء سمجھ چکے ہیں/ مشکل تصورات کی وضاحت ہوگئی؟		
وقت کا استعمال مناسب تھا؟		
سبق کے مقاصد حاصل ہو چکے ہیں؟		
سبق کا جائزہ لیا گیا؟		
طلباء کی شمولیت مؤثر تھی؟		

(۴) اپنی تدریس میں بہتری لانا:(Improving Your Instruction)

اپنی تدریس میں بہتری لانے کے لئے ضروری ہے کہ طلباء کا جائزہ محتاط انداز میں لے کر اپنی تدریس پر نظر ثانی کریں اور اس میں بہتری لے کر آئیں درجہ بالا چیک لسٹ اس سلسلے میں اساتذہ کی کافی مدد کر سکتی ہے۔

سوالات کرنے کی مہارت(Questioning Skills)

سوالات کرنا ایک ایسی مہارت ہے جس کی مدد سے دوران تدریس بہت سے مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں بقول شیخ سعدی ''سوالات کے دوران کسی شخص کے عیب و ہنر ظاہر نہیں ہو سکتے کیونکہ بات کرنے اور پوچھنے سے کئی الجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور اگلی اور پچھلی معلومات کے درمیان ربط پیدا ہوتا ہے مضمون کا بہترین نقش تیار ہوتا ہے'' پس سوالات معلم کو یہ بات سمجھنے میں مدد کرتے ہیں کہ طلباء اس کی بات کس حد تک جذب کر چکے ہیں اور سوالات ہی وہ ذریعہ ہیں جو طالب علم کو استاد کی باتیں سمجھنے میں مددگار ہوتی ہیں۔

سوالات کے مقاصد:

- ☆ سوالات کی مدد سے طلبہ کی ذہنی استعداد کا پتہ چلتا ہے۔
- ☆ سوال کرنے سے طلباء کی توجہ سبق میں لگی رہتی ہے۔
- ☆ سوال کرنا اساتذہ کو بتا سکتا ہے کہ ان کی تدریس کس حد تک موثر ہے۔
- ☆ چھوٹے چھوٹے سوالات کر کے سبق کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔
- ☆ سوالات کے ذریعے تجسس اور سوچ کے مادے کو ابھارا جا سکتا ہے اور دلچسپی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
- ☆ سبق کے نئے گوشوں کی طرف توجہ مبذول کرانا اور سوچ کی نئی راہیں کھولی جا سکتی ہیں۔
- ☆ حقائق کے درمیان ربط پیدا کیا جا سکتا ہے۔
- ☆ طلباء کو کلاس میں فعال بنانے کے لئے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔

سوالات کب کریں؟

سبق کے شروع، آخر یا دوران اور ایک خیال سے دوسرے خیال پر آنے، اعادہ یا اہم نکات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے سوالات کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم:

- ☆ سوالات صرف دہرائی اور معلومات پر مشتمل نہ ہوں بلکہ ان کی نوعیت ایسے ہو کہ وہ بچوں میں فکر خیالات اور سوچ پیدا کریں۔
- ☆ سوالات انفرادی طور پر بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔
- ☆ سوال تمام جماعت اور مجموعی طور پر مخاطب کر کے پوچھے جائیں
- ☆ جواب کے لئے معقول وقفہ دیا جائے
- ☆ لب ولہجہ واضح ہوتا کہ بار بار سوال کو دہرانا نہ پڑے
- ☆ ایک وقت میں تمام طلبہ کو جواب کا موقع نہ دیں

☆ سوالات واضح ہوں اور معلم کو پتا ہو کہ وہ کس قسم کا جواب لینا چاہتا ہے۔

☆ سوالات فکر انگیز ہوں محض ہاں یا نہ میں جواب نہ آئے

☆ سوالات ایک سے زیادہ پوچھنے ہوں تو ان میں ربط وتسلسل ہو۔

☆ نامکمل سوالات نہ پوچھے جائیں۔

☆ سوال کا جواب دیتے وقت طالب علم کو ٹوکا نہ جائے جو کچھ وہ کہنا چاہتا/چاہتی ہے اسے کہہ لینے دیا جائے

☆ لہجہ میں معقول نرمی رکھی جائے ورنہ طلباء خوف اور گھبراہٹ کا شکار ہوں گے۔

☆ جواب اگر جزوی طور پر درست ہو تو درست جواب سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ طالب علم کی تشفی ہو سکے۔

☆ اچھے اور درست جواب کو دہرانے سے طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔اساتذہ ایسے موقعوں پر شاباش دینے میں فراخ دلی سے کام لینا چاہیے۔

☆ صرف اساتذہ ہی سوالات نہ کریں بلکہ یہ ایک دوطرفہ عمل ہے۔طلباء کو زیادہ سے زیادہ سوالات کرنے کے مواقع دیئے جانے چاہئیں۔

☆ معلم کا رویہ اگر ہمدردانہ ہوگا تو طلباء سوال کرنے میں آزادی محسوس کریں گے۔

☆ طلباء کے سوالات اگر ان کی مدد سے ہی حل کئے جائیں تو زیادہ مفید ہے ۔

اچھے سوالات کی چند مثالیں

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں دی ہیں انہیں بیان کریں؟

(۲) گاؤں اور شہر کی زندگی کا آپس میں موازنہ کریں؟

(۳) صبح سویرے اٹھنا صحت کے لئے مفید ہے اپنے جواب کے حق میں دلائل دیں؟

(۴) ماحول کا بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ دس نقاط لکھیں؟

(۵) صاف ستھرے ماحول کی تصویری خاکہ کی مدد سے وضاحت کریں؟

(۶) ایک ہسپتال اور اسکول کے مابین فرق کو واضح کریں؟

(۷) ٹماٹر ایک پھل ہے یا سبزی جواب کے حق میں دلائل دیں؟

(۸) سرخ سبز بتیاں سڑک پر کیوں لگائی جاتی ہیں؟

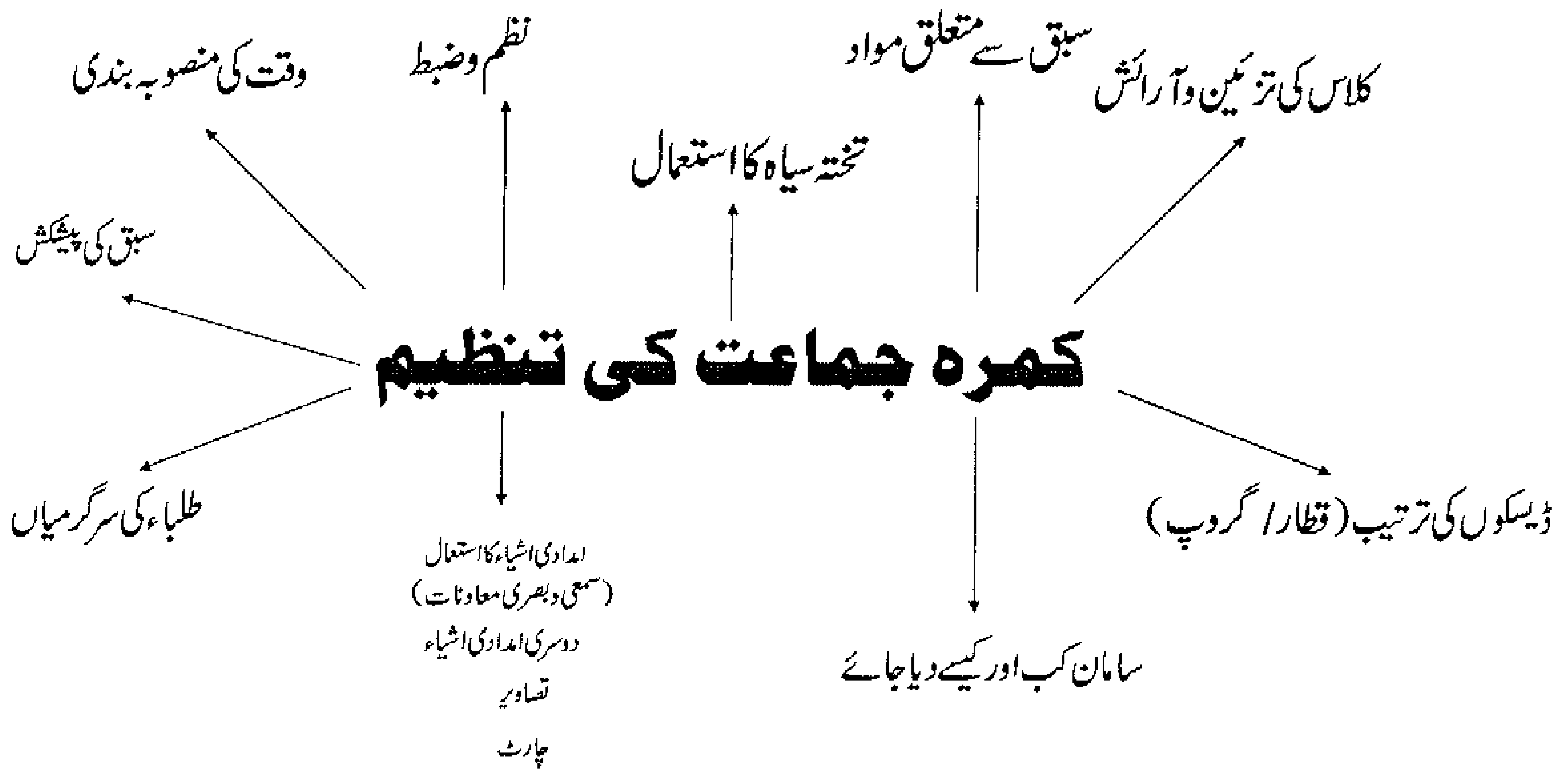
(۹) مٹی میں کھیلنے سے ہم کیوں بیمار ہو جاتے ہیں؟

(۱۰) سردیوں میں دن چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟

کلاس روم / کمرہ جماعت کو منظّم کرنے کی مہارتیں (Classroom Management Skills)

"کمرہ جماعت / کلاس روم کی تنظیم (Class room Management) کا تعلق کلاس روم کی دیکھ بھال، بندوبست، درستی کرنے، آراستہ کرنے، اہتمام کرنے اور انتظام کرنے سے ہے کمرہ جماعت کی تنظیم سے مراد کمرہ جماعت میں درس وتدریس کی نوعیت کو اچھی طرح سمجھ کر اس سے متعلق تمام اجزاء اور مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر اسے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینا تاکہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکیں"۔

کلاس روم کی تنظیم کی مزید چھوٹی چھوٹی مہارتوں کی تشکیل سے بنی ہے۔



جماعتی تنظیم کے دو اہم / بنیادی پہلو ہیں۔

(۱) سامان رکھنے کے لحاظ سے تنظیم (Physicl of Management)

(۲) تدریسی تنظیم (Instructional Management)

اساتذہ کو دونوں پہلوؤں کے بارے میں آگاہی ہونی چاہئے اور مؤثر تدریس تبھی ممکن ہے جب دونوں پہلوؤں میں ربط ہوگا کسی ایک پہلو میں بے احتیاطی درس وتدریس کے عمل کو متاثر کرسکتی ہے اس لئے دونوں پر توجہ دینا ضروری ہے۔

کمرہ جماعت کا موزوں اور خوشگوار ماحول سیکھنے اور سیکھانے کے مواقع فراہم کرتا ہے ایسی جماعت میں طلباء موجود تمام اشیاء یعنی مواد اور سرگرمیوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرتے ہیں اور اچھی جماعتی تنظیم دوستانہ ماحول بھی پیدا کرتی ہے۔

یاد رہے!

اچھی جماعتی تنظیم کا حصول کیسے ممکن ہے؟

☆ سال کے شروع میں چند اصول وضع کریں جو جماعتی تنظیم میں مددگار ہوں مثلاً طلباء کے کام کرنے کا طریقہ، استاد کو مخاطب کرنا، اس کی مدد طلب کرنا، نظم وضبط کے ساتھ کام، طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کے مواقع دینا وغیرہ

☆ بار بار سوچیں ایسی منصوبہ بندی کریں جو کمرہ جماعت میں پسندیدہ اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے میں معاون ہو مثلاً طلبہ کو دی جانے والی تدریسی سرگرمیاں دلچسپ ہوں اور مختلف تدریسی سرگرمیاں لے کر کلاس میں جائیں۔

☆ کسی چھوٹی بات پر تعریف وتوصیف، حوصلہ افزائی یا ایسے ہی عمل سے طلبہ کو کلاس میں متحرک کرنا۔

☆ طلبہ کے کام کی نمائش کرنا اور انکی حوصلہ افزائی کرنا تا کہ انکی پوشیدہ صلاحیتیں کھل کر سامنے آسکیں۔

کلاس روم کی تنظیم وترتیب کا جائزہ لینا

اچھے اساتذہ ہمیشہ اپنی کلاس کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں اور ضرورت کے مطابق اس میں تبدیلی لاتے رہتے ہیں رابطہ معلم اساتذہ کو بتائیں کہ وہ دوران تدریس اکثر درجہ ذیل باتوں کو پیش نظر رکھیں۔

سوالات	ہاں	نہیں
☆ کیا وقت کا صحیح استعمال ہو رہا ہے؟ ☆ کیا طلبہ کارکردگی میں پیش پیش ہیں؟ ☆ کمرہ جماعت کا ماحول سیکھنے کے لئے خوشگوار ہے؟		

اگر ان میں کسی ایک پہلو میں بھی کوئی مسئلہ نظر آئے تو اس کی وجوہات کو تلاش کر کے اسکا حل ڈھونڈیں اور ضرورت کے مطابق جماعتی تنظیم میں تبدیلی لے کر آئیں۔

(۳) تبدیلی لانے کا فیصلہ کب کیا جائے؟

کمرہ جماعت کی تنظیم وترتیب اور درس وتدریس کے عمل میں ہمیشہ خوب سے خوب تر کی گنجائش ہوتی ہے یہ فیصلہ استاد کو کرنا ہے۔

کلاسوں کی ترتیب سے متعلق سوالات کی چیک لسٹ :

استاد اپنے آپ سے پوچھے		ہاں	نہیں
(۱)	کیا کمرہ جماعت میں عام طور پر بھیڑ بھاڑ لگی رہتی ہے؟		
(۲)	کیا میں اور طلباء آسانی سے کمرہ جماعت میں گھوم پھر سکتے ہیں؟		
(۳)	کیا میں ہر طالبعلم کو آسانی سے دیکھ سکتا/سکتی ہوں؟		
(۴)	کیا سبق کی پیشکش کے دوران ہر طالبعلم تختہ سیاہ کو دیکھ سکتا ہے؟		
(۵)	کیا میں ضرورت کے مطابق ہر بچے کی رہنمائی کر سکتی/سکتا ہوں؟		
(۶)	اگر نہیں تو کیا میں انہیں نظر انداز کر رہی/رہا ہوں؟		
(۷)	کیا ان معمولات میں کوئی خامی یا خرابی ہے جن پر عملدر آمد نہیں ہو رہا؟		

طلبہ کے کام، اپنے طریقہ کار اور تدریس میں کامیابی کے جائزے کی چیک لسٹ

سوالات		ہاں	نہیں
(۱)	کیا طلباء صفائی سے کام کر رہے ہیں؟		
(۲)	کیا اکثر طلباء وقت پر کام کرنے میں ناکام رہتے ہیں؟		
(۳)	کیا سبق ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا؟ اور انہیں بار بار سمجھانے کی ضرورت ہے؟		
(۴)	کیا میں نے سبق کو طلباء کے تقاضوں کے مطابق پڑھایا ہے؟		
(۵)	کیا طلباء نے دلچسپی کا اظہار کیا؟		
(۶)	طلباء نے کس حد تک میرے سبق کو سمجھا ہے؟		
(۷)	کیا میرے کام میں جدت اور تنوع تھا؟		
(۸)	کیا سوالات سبق کا جائزہ لینے کے لئے موزوں تھے؟		
(۹)	میرا رویہ مثبت تھا؟		
(۱۰)	کیا میں نے طلبہ کی اچھی کارکردگی پر ان کی حوصلہ افزائی کی؟		
(۱۱)	کیا تمام طلبہ سبق میں شریک تھے؟		

ان تمام سوالات کے جوابات کمرہ جماعت کے ماحول اور سبق کو مؤثر اور دلچسپ بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

طلبہ کے انتشار انگیز رویہ پر قابو پانا: (Controlling The Disruptive Behaviour)

جب طالبعلم کو کوئی کام دیا جاتا ہے تو کام کرنے دوران اس کی توجہ دیئے ہوئے کام سے ہٹ جاتی ہے۔ اور وہ کسی دوسری سرگرمی میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال میں ماہر اساتذہ اپنے طالبعلم کو اصل کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے مختلف تدابیر آزماتے ہیں ایسی صورتحال میں وہ طالبعلم جو انتشار کا باعث بنتا ہے اسے کسی کام میں مصروف رکھا جاسکتا ہے استاد اسے نوٹ کرے۔ مثلاً کلاس کی میز کو ہاتھ سے تھپتھپانا۔ مختلف گروپوں کے قریب جا کر انکے کام کی نگرانی کرنا۔ سرگرمی کے لئے مناسب وقت دینا انتشار پھیلانے والے طلبہ کو علیحدگی میں بلا کر ان کے مسائل حل کرنا۔ بامقصد سرگرمی دینا تاکہ بچہ اسے انہماک کے ساتھ حل کر سکے۔

بعض اوقات مثبت طور پر چیزوں کو دیکھنے سے ان کے اثرات اچھے مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر انتشار پھیلانے والے طالبعلم کلاس میں کوئی اچھا کام کر کے دکھائیں تو ساری کلاس کے سامنے ان کی تعریف کریں اسطرح سے نہ صرف کلاس میں پیدا ہونے والے انتشار سے بچا جاسکتا ہے بلکہ طالبعلم سے اساتذہ کے تعلقات بھی بہتر اور مضبوط ہو سکتے ہیں۔

گروپ بندی کی مہارت Grouping Skill

ایک موئثر استاد کلاس روم کی تدریس کے دوران مختلف حربے آزماتا ہے وہ بعض اوقات مکمل، انفرادی پڑھائی یا بعض اوقات چھوٹے گروپ کی صورت میں کلاس روم کے انتظام کو زیادہ موئثر طور پر چلا سکتا ہے۔ استاد طلباء کے ایک گروپ کے ساتھ کام کر سکتا ہے جبکہ باقی طلباء آزادانہ کام کر سکتے ہیں۔ بچے گروپ میں ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ آپس میں باہمی تعاون، تعلقات، ذمہ داریاں بانٹنا اور ایک دوسرے کے بات پر توجہ دینا سیکھتے ہیں۔ گروپ بندی سماجی تعلقات کو بڑھانے میں بھی مدد کرتی ہے طلباء میں مقابلے کا رجحان پیدا ہوتا ہے ہر طالبعلم اپنے گروپ کیلئے کچھ کر دکھانے کا جذبہ رکھتا ہے۔ اس سے کام کرنے کی آمادگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ گروپ تبدیل کرنے سے مختلف طالبعلم کو ایک دوسرے کیساتھ کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ طلبہ اپنی صلاحیت اور قابلیت کو گروپ کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

(ا) گروپ کے نام:

گروپ بندی کرتے ہوئے طلباء کو رنگوں، شہروں وغیرہ کے نام دیکر ان کی گروپنگ کی جاسکتی ہے۔ نام دیتے ہوئے خیال رکھنا چاہیے کہ گروپ کے نام ایسے ہوں جن سے کامیابی یا ناکامی کا تاثر نہ ملے۔ جیسے پہلا، دوسرا، بڑا، درمیانہ، چھوٹا، اسی طرح ایسے جانور یا پرندوں کے نام گروپ پر نہ رکھے جائیں جنھیں عام زبان میں اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اگر گروپ کے نام بامقصد ہونگے تو بچہ خود کو ذہنی طور پر ویسا بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ گروپ میں نام رکھنے کے بعد ہر گروپ کا لیبل بھی بنایا جاسکتا ہے یا چھوٹے کارڈ پر بھی لکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔

(۲) گروپ بندی کے طریقے:

(i) اگر کلاس میں 25 بچے موجود ہیں تو 25 چھوٹے چھوٹے چارٹ کے ٹکڑے یا کارڈ کاٹ لیں ان میں سے 5 کارڈ پر گلابی، 5 کارڈ پر سبز، 5 کارڈ پر نیلا اور 5 کارڈ پر پیلا لکھیں۔ تمام کارڈ کو مکس کریں اور طلباء سے کہیں کہ وہ اپنی مرضی کا کارڈ اٹھالیں بعد

میں ایک ہی الفاظ رکھنے والے کارڈ کے طلباء ایک گروپ میں جائیں گے اور اسطرح 5 گروپ بن جائیں گے۔ ہر گروپ میں 5 طلباء ہونگے۔

(ii) اگر کلاس میں 30 طالبعلم ہیں اور آپ چھ گروپ بنانا چاہتے ہیں تو طلباء کو 6-1 تک نمبر باری باری پکارنے دیں تمام ساتھی جنھوں نے نمبر ایک پکارا تھا وہ پہلے گروپ، جنہوں نے نمبر 2 پکارا وہ دوسرے گروپ، اسی طرح باقی گروپ بنالیں۔

گروپ بندی کے یہی طریقے **ملٹی گریڈ تدریس** کیلیئے بھی استعمال ہوتی ہیں۔ یعنی اگر ایک استاد بیک وقت کئی جماعتوں کو پڑھا رہا ہے، تو وہ مختلف جماعتوں کو گروہوں میں انہی طریقوں سے تقسیم کر کے مختلف جماعتوں کے گروپوں کو بیک وقت تدریس کر سکتا ہے اور مختلف قسم کی سرگرمیاں کروا سکتا ہے۔

گروپ بندی کے فوائد:

گروپ بندی کرتے وقت گروپ میں تبدیلی، انفرادی یا مل جل کر کام کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ بچے کو زیادہ سے زیادہ مواقع دیں کہ وہ اپنی قابلیت کے لحاظ سے گروپ کے کاموں میں حصہ لیں قابلیت کے لحاظ سے کام کرنے والے بچے زیادہ آزادی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ سماجی گروپ بندی بھی کی جاسکتی ہے۔ جسمیں بنیاد بچوں کی دوستی ہے یہ گروپ روزمرہ کی سرگرمیوں کے لئے کلاس میں بیٹھنے کے لئے استعمال ہوسکتے ہیں بچے دوستوں سے زیادہ بہتر طور پر سیکھتے ہیں اپنی مشکلات ومسائل میں ایک دوسرے کو شریک کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کام کو چیک کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے مدد کرتے ہیں اسی طرح مختلف صلاحیتوں کے حامل طلباء کو بھی ایک گروپ میں رکھا جاسکتا ہے۔ ایسے گروپ میں زیادہ ذہین بچے، کم ذہین بچوں کی مدد کرتے ہیں گروپ میں کام کرتے استاد کی رہنمائی ضروری ہے۔ تمام طلباء کو گروپ میں کام کرتے دوران مختلف ذمہ داریاں دینے سے کام زیادہ بہتر طور پر اور کم وقت میں سر انجام پاتا ہے۔

تدریسی معاونات تیار کرنے اور استعمال کرنے کی مہارت:

(Skill for the Development and Use of A.V.Aids)

"وہ تمام سامان جو تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور سیکھنے کی صلاحیت کو بڑھانے میں مدد دے تدریسی معاونات کہلاتا ہے محض الفاظ کا سہارا تدریس میں یکسانیت پیدا کرتا ہے اور ان کو جلد سمجھ کر یاداشت کا حصہ بنا لینا آسان نہیں ہوتا جبکہ تدریسی سامان کی مدد سے الفاظ کی یکسانیت بھی کم ہو جاتی ہے اور ایسا تدریسی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جس سے طالب علم کے ذہن میں مخصوص تدریسی تصور (جو کسی بھی مضمون کا ہو سکتا ہے خاص طور پر معاشرتی علوم، سائنس اور ریاضی) کو سیکھنے کے بعد زیادہ دیر تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

عام طور پر جو اشیاء پرائمری سطح پر استاد کو تدریس میں معاونت کیلئے درکار ہوتی ہے درجہ ذیل ہیں انہیں مقامی وسائل بھی کہا جا سکتا ہے جو کہ Low Cost No Cost معاونات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہیں۔

☆ کنکر	☆ درختوں کی ٹہنیاں	☆ رسی کے ٹکڑے	☆ خالی بوتلیں
☆ پرندوں کے پر	☆ بوتلوں کے ڈھکن	☆ اخبارات کی تصاویر	☆ لیڈروں کی تصاویر
☆ گٹھلیاں	☆ ہر قسم کے خالی ڈبے	☆ موتی	☆ چوڑیاں
☆ پتے	☆ پرانے اخبارات	☆ سکے	☆ تاریخ

تدریسی معاونات کا استعمال کیوں؟

☆ تدریسی معاونات کی مدد سے طلبہ کی زیادہ سے زیادہ حسیات کو استعمال میں لا کر سیکھنے کے عمل کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

☆ تدریسی معاونات نہ صرف بچوں میں سیکھنے سے متعلق دلچسپی پیدا کرتی ہیں بلکہ دلچسپی کو زیادہ دیر تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

☆ تدریسی معاونات کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے سے استاد اور شاگرد دونوں درس و تدریس میں اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے اور سیکھنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔

☆ کسی خاص تصور کو تدریس کے لئے کوئی ایک مخصوص تدریسی سامان زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

☆ انفرادی اختلافات کا اثر کم کرنے میں بھی تدریسی معاونات اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کیونکہ مختلف ذہنی معیار رکھنے والے بچوں میں سیکھنے کے عمل کو تدریسی معاونات آسان بنا دیتی ہیں۔

☆ طلبہ کو توجہ زیادہ دیر تک ایک ہی عنوان پر مرکوز رکھی جا سکتی ہے اور سیکھنے کے عمل میں تسلسل برقرار رہتا ہے۔

یاد رہے کہ!

استاد کو یہ معلوم ہو کہ کونسی تدریسی معاونات کس وقت اور کس جگہ استعمال کرنا ہے۔

چنداَرزاں تدریسی معاونات

(ا) پاکٹ بورڈ:

پاکٹ بورڈ ایک تدریسی معاون ہے پاکٹ بورڈ پر ہم چھوٹے چھوٹے فلیش کارڈز کی مدد سے سبق سمجھا سکتے ہیں۔ یہ کہانی سنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ سبق کی دہرائی اور مشق بھی کروا سکتے ہیں۔ پاکٹ بورڈ ایک دلچسپ تعلیمی کٹ ہے جو بچوں میں تعلیم کو انتہائی دلچسپ اور موثر بناتی ہے اس کے ذریعے بچے ایک دوسرے سے سیکھتے ہین اس کی مدد سے ہم کھیل ہی کھیل میں ہر مضمون کے بارے میں معلومات مہیا کر سکتے ہیں پاکٹ بورڈ کو استعمال کرنے کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی یہ کسی بھی جگہ ڈوری سے باندھا جا سکتا ہے۔ یہ ایک متحرک تدریسی معاون ہے۔

(۲) فلیش کارڈز:

فلیش کارڈز گتے کے ایسے کارڈ ہوتے ہین جن کا سائز لمبائی میں 5 انچ اور چوڑائی میں 4 انچ ہوتا ہے اس پر واضح حروف یا الفاظ پر تصاویر یہ ہوتی ہیں جس کو معلم تدریسی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتا ہے۔
استاد مختلف مضامین کے لئے ہر کارڈز خود تیار کرے اور بچوں کو بھی اس کی تیاری میں شامل کرے مختلف مضامیں کے لئے مختلف رنگوں کے فلیش کارڈز استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ فلیش کارڈز پاکٹ بورڈ میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) اسٹرنگ کارڈز

اسٹرنگ کارز رسی پر استعمال ہونے والے کارڈز ہیں ان کارڈز کو استعمال کرنے کے لئے ہمیں رسی اور کارڈز کی ضرورت ہوتی ہے ان کارڈز کو ہم نئے الفاظ بنانے الفاظ سے جملے بنانے خالی جگہ، غلط وصحیح اور کثیر انتخاب جیسی سرگرمیوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے لئے ایک کارڈ پر ایک لفظ لکھا جاتا ہے ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو بار بار جملوں میں استعمال ہوں۔ مثلاً یہ وہ ہیں ہے کا کے کے کی ہر وغیرہ کے کارڈز ایک ہی بار بنائے جاتے ہیں ایک وقت میں ایک ہی جملے کے کارز اسٹرنگ پر لگائے جاتے ہیں مثلاً
اس طرح کی سرگرمی کروانے کے لئے ان کارڈز کی ترتیب بدل دی جاتی ہے اور بچوں سے کہا جاتا ہے کہ ان الفاظ کو ترتیب دے کر ایک جملہ بنائیں۔

(۴) کوئز کارڈز:

کوئز کا مطلب سوال کرنا یا معلومات کا ٹیسٹ لینا ہے۔ اس کارڈ کو ہم سوال و جواب الفاظ معنی وحد جمع مونث مذکر وغیرہ کے لئے استعمال کر سکتے ہین ایسے تمام ٹیسٹ یا دہرائی جس میں چھوٹے چھوٹے سوالات ہوں کوئز کارڈز کی مدد سے کروائے جا سکتے ہیں کوئز کارڈ کی مدد سے کروائے جا سکتے ہیں کوئز کارڈ کا سائز اتنا ہو کہ جملہ بآسانی اور واضح طور پر لکھا جا سکے۔

(۵) تصویر کے ذریعے کہانی سنانا:

بچے کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے تدریسی عمل کیا جاتا ہے کونسا مؤثر طریقہ کار ہے جس کے ذریعے سے ہم کھیل ہی کھیل میں بچوں کو زیادہ مؤثر تعلیم دے سکتے ہیں بچوں کو جملے کی مشق کروانے کے لئے کہانی بنوانا بہت ضروری ہے۔ کہانی بنانے سے بچوں کو اپنی سوچ کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔ حالات و واقعات کو بیان کرنے کا طریقہ کار آتا ہے۔

تصویر کے ذریعے کہانی بنانا ایک آسان عمل ہے اس کے لئے استاد کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی پہلے استاد دی جانے والی معلومات کے مقاصد کی ایک فہرست تیار کرے اس کے بعد ایسی تصویر کا انتخاب کرے جو ان مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دے مثلاً

اگر بچوں کو نماز کی اہمیت کے بارے میں معلومات دینی ہیں تو ایسی تصویر کا انتخاب کریں جس میں کوئی بچہ نماز پڑھ رہا ہو کہانی کا مرکزی کردار بچے ہی کو بنائیں اور اس کا نام اردگرد کے ناموں سے ہی منتخب کریں کہانی کا آغاز دلچسپ انداز میں کریں اور کہانی کا اختتام ہمیشہ سبق آموز اور مثبت ہونا چاہئے۔

(۶) بگ بک:

بچوں کو نئی معلومات روایتی طریقہ تدریس سے دینا بچوں اور اساتذہ دونوں کے لئے تکلیف اور بوریت کا باعث ہوتی ہیں۔ اگر معلومات پوری ہوں تو اس کا زیادہ تر حصہ سمجھ میں نہیں آتا اگر ان معلومات کو ذرا بنا سنوار کر اور دلچسپ بنا کر بچوں کے سامنے پیش کی جائیں تو اسے نہ صرف بچوں کی دلچسپی بڑھتی ہے بلکہ معلومات بھی سمجھ میں آتی ہیں۔ بگ بک میں ایسی ہی معاون ہے۔ جو بچوں کو زیادہ موثر طور پر پڑھانے میں استعمال ہوتی ہے۔

بگ بک میں کہانی یا نظم کی صورت میں ہم چھوٹے چھوٹے جملوں میں معلومات بچوں تک پہنچاتے ہیں یہ تدریسی معاون دوسری معاونات سے اس طرح مختلف ہوتا ہے کہ اس میں لکھا ہوا مواد بہت کم ہوتا ہے جبکہ تصویروں کی تعداد زیادہ رنگیں اور واضح ہوتی ہے تصویریں اسی لکھے ہوئے مواد کو سمجھ سکتا ہے۔

(۷) ورک کارڈز:

بچوں کو گروپس میں کام دینے کے لئے استاد کو چاہئے کہ وہ پہلے سے تیاری کرے ورک کارڈز اسی مقصد کے لئے ہوتے ہیں ان کارڈز پر گروپس میں دیا جانے والا کام تحریر ہوتا ہے۔ یوں ہر گروپ میں کام دینا آسان ہوگا۔ ان ورک کارڈز کو تیار کرتے وقت خیال رکھنا چاہئے کہ یہ کارڈز کئی بار استعمال ہو سکیں۔ ان پر دیا جانے والا کام کارڈ پہ ہو سکے اور پھر دوبارہ سے اپنی اصلی حالت میں آجائے۔

پہلے بچے اس ورک کارڈ کو اپنے گروپ میں حل کریں اور استاد کے چیک کرنے کے بعد اسے اپنی نوٹ بک میں درج کریں۔

(۸) ماسکس:

ماسکس دلچسپ اور خوبصورت تدریسی معاون ہے جس میں بچے دلچسپی لیتے ہیں ماسکس کی مدد سے ہم کہانی کے مختلف کرداروں کے بارے میں سیکھا سکتے ہیں اس کے علاوہ پھلوں سبزیوں اور جانوروں وغیرہ کے بارے میں معلومات بچوں تک دلچسپ طریقے سے پہنچا سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے مختلف کہانیاں اور سرگرمیاں کلاس میں کروائی جا سکتی ہیں مثلاً کسی نظم کے کرداروں کو ماسکس چہرے پر

پہن کر نظم گا سکتے ہیں۔ ماسکس لگانے کے بعد بچے یہ تاثر دیتے ہین کہ وہ بچہ خود اس ہی تصویر کا کردار ہے مثلاً اگر سیب کا ماسک لگایا ہے تو بچہ بتائے گا کہ میں ایک سیب ہوں اور میرا رنگ سرخ ہے میں کھانے میں میٹھا ہوں وغیرہ وغیرہ

(۹) جگ سا پزل:

جگ سا پزل بھی ایک تدریسی معاون ہے یہ مختلف مضامین میں مختلف طریقوں مثلاً بھی تصویری شکل میں اور کھیلی حصوں کی صورت میں استعمال ہوتی ہے مختلف نقشوں کے لئے جگ سا پزل بنائی جاتی ہے۔ مثلاً پاکستان کے چاروں صوبوں کو الگ کرنا اور پھر ان حصوں کو ملا کر پورا کرنا۔ نقشہ بنانا، اسی طرح دریاؤں شہروں وغیرہ کے بارے میں تدریسی جگ سا پزل کے ذریعے کروائی جاسکتی ہے۔

مختلف حروف کو جوڑ کر الفاظ بنانے کے لئے اور الفاظ کے حصے یا توڑ کرنے کے لئے بھی یہ مؤثر ہے۔ مثلاً کسی لفظ کو دو یا تین حصوں میں توڑ کر اسے بچوں کو دینا تا کہ بچے ان سے زیادہ سے زیادہ الفاظ بنا سکیں۔

چند دلچسپ تدریسی حکمت عملیاں

(ا) تدریس بذریعہ کہانی:

جماعتی تدریس اس وقت موثر اور کامیاب ہوسکتی ہے جب کلاس میں موجود ہر طالب علم کی انفرادی خصوصیات اور مشترکہ خصوصیات کو مدنظر رکھ کر معلومات بہم پہنچائی جائیں اسکے لیے طلبہ کو متوجہ کرنا آمادہ کرنا اور دلچسپی وشوق کا جذبہ ابھارنا اہم ہے۔

کہانی کے طریقے سے مراد کوئی مضمون کہانی کی صورت میں پڑھانے کا ارادہ ہے اکثر مضامیں خصوصاً اسلامیات، اردو، اور معاشرتی علوم اس طریقے سے پڑھائے جاسکتے ہیں ان کی تدریس میں مختلف واقعات اور کہانیوں کی مدد سے سبق میں دلچسپی پیدا کی جاتی ہے طلبہ اس طرح شوق اور انہماک سے تدریس میں حصہ لیں گے۔

بقول خواجہ غلام السیدین یہ طریقہ ابتدائی تعلیم کے لیے مفید ذریعہ ہے جو طلبہ کو خوشی دیتا ہے اور تعلیم سے راغب کرتا ہے کیونکہ بچے قدرتی طور پر کہانی سننا پسند کرتے ہیں اور اسکا تعلق بچوں کی نفسیات سے بھی ہے۔

اکثر بچوں کے اخبارات میں کہانیاں چھپتی رہتی ہیں۔ جن میں مختلف اخلاقی سبق موجود ہوتے ہیں انھیں کلاس میں تدریس میں ملتے جلتے اسباق کے ساتھ استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

ذیل میں ایک بچوں کے میگزین میں چھپی ہوئی کہانی دی جارہی ہے جسمیں سچ سے متعلق اخلاقی سبق موجود ہے۔

سمیہ سیب کے درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں کہانیوں کی ایک کتاب تھی ۔عصر کا وقت تھا موسم خوشگوار تھا ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے ۔ پرندے گا رہے تھے تتلیاں ادھر ادھر اڑتی پھر رہی تھیں سمیہ یہ سب کچھ دل چسپی سے دیکھ رہی تھی ۔

کاش میں کسی پری کو دیکھ سکتی اس نے سوچا کچھ دیر پہلے وہ پریوں کی ایک کہانی پڑھ رہی تھی اگر کوئی پری مجھے مل جائے تو میں اسے ڈھیر ساری باتیں کروں گی اور اس سے پوچھوں گی کہ کیا میں اس کی طرح خوب صورت بن سکتی ہوں ۔

یہی سوچتے سوچتے وہ درخت کے نیچے گہری نیند سو گئی اتنے میں اس نے دیکھا کہ ایک خوب صورت پری اڑتی ہوئی آئی اور اسے اپنے ساتھ اڑا کر پرستان لے گئی ۔ وہاں ہر طرف ہریالی تھی رنگ برنگے پرندے چاروں طرف اڑ رہے تھے اور پریاں رنگ برنگے لباس پہنے گھوم رہی تھیں ۔

سیمہ نے انہیں یہ کہتے سنا ہم پریاں ہم پریاں ہمیشہ اچھے اچھے کام کرتی ہیں ۔

ایک پری نے سمیہ سے پوچھا کیا تم بھی ایک اچھی لڑکی ہو اگر ایسا ہے تو تم ہمارے ساتھ کھیل سکتی ہو ۔

سمیہ نے جواب دیا اچھا ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی کہ اچھی لڑکی بن جاؤں ۔

پریاں اسے لے کر پرستان میں گھماتی رہیں اور مختلف کھیلوں کے بارے میں آگاہ کرتی رہیں پھر پریاں اسے ایک دوسرے خوش نما باغ میں لے گئیں جہاں سرخ رنگ کی ڈھیر ساری پریاں تھیں ۔

سمیہ نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور کوئی بھی جھوٹا اور مکار آدمی یہاں نہیں کھیل سکتا ہے ۔

کیا تم سچ بولتی ہو پریوں نے اس سے پوچھا ۔

میں سچ بولنے کی کوشش کروں گی ۔ سمیہ نے کہا پھر ان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گئی ۔

وہاں ہر طرف خوب صورت باغات تھے نیلی پیلی پریاں بھی وہاں آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں ۔ ہر طرف سے خوشیاں اور قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں اس کے بعد سمیہ کی ساتھی پری اسے لے کر ایک خوب صوت محل میں پہنچی ۔

جب وہ محل کے اندر داخل ہوئی تو حیران رہ گئی ۔ یہاں ہر طرف خوب صورت حوض اور کھیت تھے ہر طرف خوب صورت جھیلیں تھیں ۔

یہاں کی پریوں نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے ۔ سمیہ نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہمیں اچھی اچھی باتیں سوچنی چاہیں ۔ اگر تم بھی اچھی سوچ رکھنے والی لڑکی ہو تو ہمارے ساتھ کھیل سکتی ہو ۔

میں پوری کوشش کروں گی سمیہ نے کہا پھر وہ ان کے ساتھ شامل ہو گئی ۔

پریوں نے اسے پرستان کے مختلف کھیلوں کے بارے میں بتایا پریوں کے ساتھ پرستان میں خوب گھومی پھری ۔ اس نے دیکھا کہ یہاں ہر طرف عجیب سی روشنی کہاں سے آ رہی ہے شاید یہ سچائی کی روشنی تھی ۔

اچانک سمیہ کی آنکھ کھل گئی اس نے دیکھا کہ اس کے چاروں طرف جگنو اڑ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہمیشہ اچھی باتیں سوچو سچ بولو اور اچھے کام کرو اس طرح آپ سب کے پسندیدہ بن جائیں گے ۔

سمیہ اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ رات ہو چلی تھی ۔ باغ اندھیرے میں ڈوب گیا تھا لیکن اس اندھیرے میں ڈھیروں جگنو اڑ رہے تھے اور ان کے روشنی اندھیرے میں بہت اچھی لگ رہی تھی ۔

وہ اس روشنی میں راستہ تلاش کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی کہانیوں کی کتاب الماری میں رکھی اور کھڑکی سے باہر کا نظارہ کرنے لگی ۔ جگنو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے اندھیروں میں اجالا بکھیر رہے تھے ۔

سمیہ نے دل ہی دل میں پکا ارادہ کیا کہ وہ ہمیشہ سچ بولے گی اور ہمیشہ اچھے اچھے کام کرے گی ۔

(2) جماعتی مباحثہ وپیشکش

(Class Discussion And Presentation Method)

جماعتی مباحثہ وپیشکش ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں استاد زیر مطالعہ موضوع سے متعلقہ مواد کو پیش کرتا ہے اور پیشکش کے بعد مختلف نکات ر پر مباحثہ کیا جاتا ہے جنکی مزید وضاحت ضروری ہو۔

موضوع کو بیان کرتے وقت اساتھ کی رفتار آہستہ ہونی چاہئے ایک ایک نکتہ کو ٹھہر ٹھہر کر بیان کیا جائے گا اور ساتھ ساتھ سوال و جواب کی گنجائش ہوگی نئی معلومات دیتے وقت تصاویر، نقشے یا دوسرے سمعی وبصری اعانات استعمال کئے جاسکتے ہیں
۔

مختلف موضوعات ونکات کی وضاحت کے لئے مؤثر اور مناسب ذریعہ ہے اس کے لئے درجہ ذیل نکات ذہن میں رکھیں۔

(۱) مباحثہ بامقصد ہو:

کیونکہ سبق کے مقاصد استاد کے ذہن میں واضح ہیں۔لہذا طلبہ کے ساتھ مباحثہ میں اس بات کا خیال رکھیں کہ بحث مطلوبہ مقاصد کے حصول میں بتدریج معاون ہو بحث برائے بحث کی حوصلہ شکنی کریں۔

(۲) مطابقت رکھنا اور محدود ہونا :

یہ ضروری ہے کہ جو سوال طالبعلم کی طرف سے اٹھایا جائے وہ بحث سے مکمل طور پر مطابقت رکھے غیر متعلقہ سوالات اور نکات کو بحث میں نہ لایا جائے اور وقت کی گنجائش کے مطابق بحث کو محدود رکھا جائے۔

دوران تدریس بحث کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

اگر کبھی بحث شروع ہوجائے تو اسے محدود رکھنا چاہئے اور زیر بحث نکتہ کی بھرپور وضاحت ہونی چاہئے۔

(۳) دلچسپی کا برقرار رہنا:

بحث ابتداء میں تو دلچسپ ہوتی ہی ہے لیکن جیسے جیسے آگے بڑھتی ہے غیر دلچسپ ہوتی جاتی ہے اور طلبہ کی اکثریت غیر متعلق ہوکر بیٹھ جاتی ہے استاد کو چاہئے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے

(۱) تمام طلباء بحث میں دلچسپی لے رہے ہیں

(۲) اس کے استاد کو سوال و جواب کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے جاری رکھنا پڑتا ہے

(۳) بحث کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے سمعی وبصری معاونات بھی استعمال کرسکتے ہیں

(۴) زیر مطالعہ موضوعات کو روزمرہ زندگی کے ساتھ مربوط کرنے سے بھی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

(۴) غوروفکر کی عادت کا فروغ پانا :

کلاس روم میں اس قسم کے سوالات / مسائل زیر بحث لانے چاہیں جن کے متعلق طلباء غور کریں ان کے ذہنوں میں سوالات پیدا ہوں اور وہ تسلی بخش جواب حاصل کرنے کی جستجو میں ہوں مثلاً

اسکول کی ابتدائی سطح پر ہی وہ سوچنا شروع کر دیں

☆ بارش کیسے ہوتی ہے؟

☆ پودے کس طرح اگتے ہیں؟

☆ پھول اور پھل کیسے رہتے ہیں؟

☆ پتوں کا رنگ سبز ہی کیوں ہے؟

(۵) تخیل وتجسس:

ہر بچہ فطری طور پر اشیاء کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لئے متجسس ہوتا ہے وہ روزانہ نئی نئی چیزیں دیکھتا ہے اور ان سے متعلق معلومات چاہتا ہے استاد بحث ومباحثہ کے ذریعے تجسس کا رخ متعین کر کے مزید تجسس پیدا کر سکتا ہے۔

مثلاً بارش بادلوں کی وجہ سے ہوتی ہے؟

تو پھر بادل کیسے بنتے ہیں؟

کیا پودوں کو پانی نہ دیں تو وہ سوکھ جائیں گے؟

غرض یہ کہ کلاس میں بحث ومباحثہ سے طلبہ کے فطری تجسس اور تخیل کو جلا ملتی ہے۔

(3) زیرنگرانی مطالعہ :(Supervised Study)

اس حکمت عملی میں استاد کی رہنمائی میں بچہ اپنی انفرادی کوشش سے مطالعہ کے ذریعے نئی باتیں سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔اس مقصد کے لئے اساتذہ ایک پیریڈ مختص کر سکتے ہیں جس میں استاد بچوں کو اپنے مضمون سے متعلق مواد مطالعہ کے لئے دیتا ہے۔اس کے بعد بچے اپنی کوششوں سے انفرادی طور پر کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب انہیں کوئی دشواری پیش آتی ہے تو وہ استاد سے رجوع کرتے ہیں استاد اس دوران نگرانی کرے کہ آیا بچے اسکا دیا ہوا کام کر رہے ہیں اور انہیں کہیں مدد کی ضرورت تو نہیں۔ جہاں مدد اور تصحیح کی ضرورت ہے استاد اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

اس طریقہ کار کا مقصد طلباء کو مطالعہ کی عادت ڈالنا ہے کیونکہ یہ بچے میں خود پڑھنے کی اور سیکھنے کی عادت کو پروان چڑھاتا ہے۔

استاد کو چاہئے کہ طلباء کو مطالعہ کا صحیح طریقہ بتائے کم سے کم وقت میں اس سے زیادہ استفادہ حاصل ہوسکتا ہے۔استاد کی نگرانی میں مطالعاتی پیریڈ کلاس روم یا لائبریری میں ہوسکتا ہے۔مطالعاتی موضوع سلیبس کے مطابق یا اس سے ہٹ کر بھی

ہوسکتا ہے۔

☆ اس دوران استاد مطالعہ کرنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔

☆ استاد کتاب سے مطلوبہ مواد حاصل کرنے کے بارے بچوں کو بتاتا ہے۔

☆ استاد بچوں کو اسے مختلف تصویریں، مواد اور نقشے استعمال کرنے کے طریقے بتاتا ہے۔

☆ استاد بچوں کو ملے ہوئے کام کو پورا کرنے میں رہنمائی اور مدد فراہم کرتا ہے۔

(3) گروہی تدریس (Group Instruction)

گروہی تدریس ایک ایسے عمل کا نام ہے جس میں افراد کا ایک گروہ باہمی غوروفکر، بحث ومباحثہ، منصوبہ سازی، عمل و فیصلہ اور تحلیل وتجزیہ کر کے کسی عمومی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو انفرادی کوششوں سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

گروہی تدریس کرتے وقت وہ درجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھیں گے۔

☆ ہر گروہ میں کمزور، اوسط اور ذہین طلباء شامل ہوں۔

☆ گروہ کا ہر طالبعلم تعلیم وتدریس کے عمل میں شامل ہو اور تمام کام طلباء کے تعاون سے پورے کیے جائیں۔

☆ کام / سرگرمی کی نوعیت کے مطابق طلباء کے گروپ بنائے جائیں اور گروپ کی تعداد بھی اسی مناسبت سے مقرر کریں۔

☆ گروہ میں زیادہ تعداد میں طلبا نہ ہوں ورنہ انفرادی توجہ ممکن نہیں۔ دو۔ دو یا تین۔ چار چار بچوں کے گروپ بنائے جا سکتے ہیں۔

(4) پیش گو / ردعمل گائیڈ:(Anticipation / Reaction Guide)

یہ بھی تدریس کا طریقہ ہے جس میں بچے کی سابقہ معلومات کو ابھارا جاتا ہے اور نئی معلومات کے ساتھ پہلے سے معلوم مواد کا ربط استوار کیا جاتا ہے۔

طریقہ کار:

(۱) جو سبق / مواد پڑھانا ہو اس کا انتخاب کریں۔

(۲) 3 سے 5 عمومی بیانات تحریر کریں جس پر طلباء اتفاق یا اختلاف کرتے ہوں۔ بیانات کا تعلق پڑھائے جانے والے مواد سے ہو۔

(۳) ایسے بیانات ترتیب دیں جو طلباء کی نظر میں ظاہری طور پر تو صحیح ہوں لیکن مواد پڑھنے کے بعد ان کی صحیح یا غلط ہونے کی تصدیق ہو سکے۔ یا بیانات ایسے لکھیں جو ظاہری طور پر غلط ہوں لیکن مواد کو پڑھنے کے بعد صحیح ثابت ہوں۔

(۴) طلباء سے کہیں کہ اگر وہ اس بیان سے اختلاف رکھتے ہیں یا اتفاق کرتے ہیں وہ مناسب جگہ پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(۵) اب طلباء کو نفس مضمون/مواد پڑھنے کے لئے دیں۔ تا کہ وہ اپنے اصل ردعمل کو ثابت یا رد کر سکیں۔

(۶) تدریس کے بعد طلباء کو موقع کہ وہ دوبارہ اسی پیشن گوئی نظر ثانی کر سکیں اور اس میں اگر ضروری ہو تو بہتری/تبدیلی لے کر آئیں۔

مثال:

جماعت: سوئم　　　　　　　　عنوان: ہماری فصلیں

اتفاق کرتے ہیں	اختلاف کرتے ہیں	بیانات
		گندم، جو اور تیل کے بیجوں کی فصل سردیوں میں بوئی جاتی ہیں۔ تیل والے بیجوں کے فصل کو کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چاول، مکئی، جوار، باجرہ کے لئے گرم آب و ہوا اور زیادہ پانی ضرورت ہوتی ہے۔ گرمیوں کی فصل کو تو خریف کہتے ہیں۔

(5) کے۔ڈبلیو۔ایل (K.W.L)

KWL دراصل (Know) پہلے سے جاننا (Want to Know) جاننا چاہتا اور (Learned) سیکھ چکا ہے کا مخفف ہے۔

اسکا استعمال کسی بھی مضمون میں کیا جا سکتا جہاں مواد کا پڑھانے مقصد معلومات فراہم کرنا ہو یا پہلے سے موجود معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات کی آموزش کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

(6) کے۔ڈبیلو۔ایل (Know -Want to Know -Learn)

مقصد: طلباء کی سابقہ معلومات کو ابھارنا کسی مضمون کے بارے میں تدریس کو با مقصد بنانے، کسی عنوان کے متعلق فہم میں اضافہ کرنا۔

طریقہ کار:

(۱) طلبہ کو KWL کے بارے میں بتائیں وہ تین کالم بنائیں گے۔

Learned	Want to Know	Know

(۲) طلباء سے کہیں کہ کسی خاص عنوان کے بارے میں وہ جو معلومات رکھتے ہیں یا ان کا خیال ہے کہ وہ جانتے ہیں ان تمام کو K کے خانے میں لکھیں۔

(۳) طلباء سے کہیں کہ وہ کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں بتائیں (عنوان سے متعلق) جو وہ جاننا چاہتے ہیں انہیں W کے کالم میں لکھ سکتے ہیں۔

(۴) اب طلبہ کو نفس مضمون پڑھنے کے لئے دیں (جیسے جیسے وہ مواد کو پڑھتے جائیں گے وہ نئی معلومات، خیالات، تصورات کو (L) کے کالم میں لکھ سکتے ہیں۔

(۵) اب طلباء سے کہیں کہ وہ دوبارہ (K) کے کالم میں دی ہوئی معلومات جو انہوں نے لکھی ہیں تو تبدیل کریں یا صحیح تصور کو مزید واضح کریں کیونکہ اب وہ مواد کو پڑھ چکے ہیں۔

(۶) اب وہ W کالم کو دوبارہ چیک کریں کہیں کسی سوال کا جواب رہ تو نہیں گیا۔

(۷) مکمل کئے ہوئے KWL پر مباحثہ کروائیں۔

K.W.L.S

(Know-What to Knwo Learned - Still Want to Learn)

KWL کو مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ طلباء سے کہیں کہ وہ ایک چوتھا کالم بنائیں جس میں وہ مزید کیا سیکھنا چاہیں گے'' لکھ سکتے ہیں''

Know	Want to Know	Learned	Still Want To Learn

(7) گرافک آرگنائزر / وژیول آرگنائزر : (Graphic Organizer / Visual Organizer)

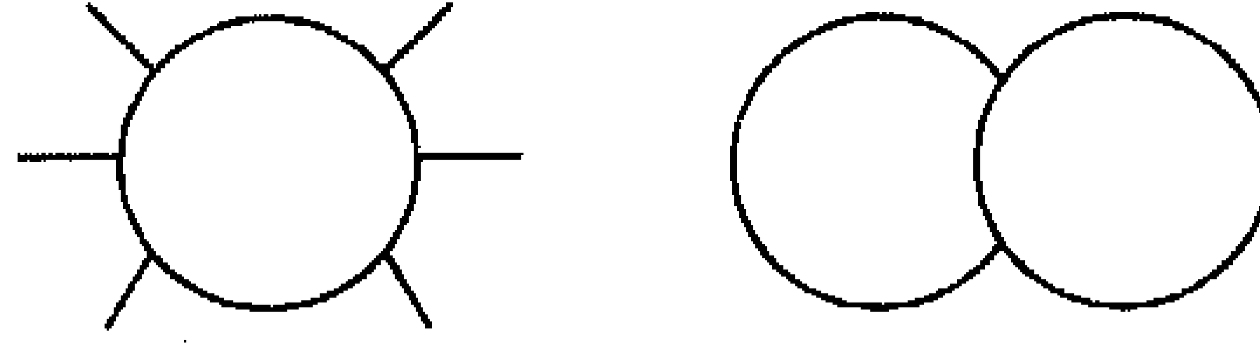
(ا) **مقصد:**

کسی بھی مضمون / عنوان پر مواد کا تصویری ماڈل ترتیب دے کر معلومات حاصل کرنا عنوانات و معلومات کو ترتیب / منظم کرنے کے لئے خاکہ کی فراہمی

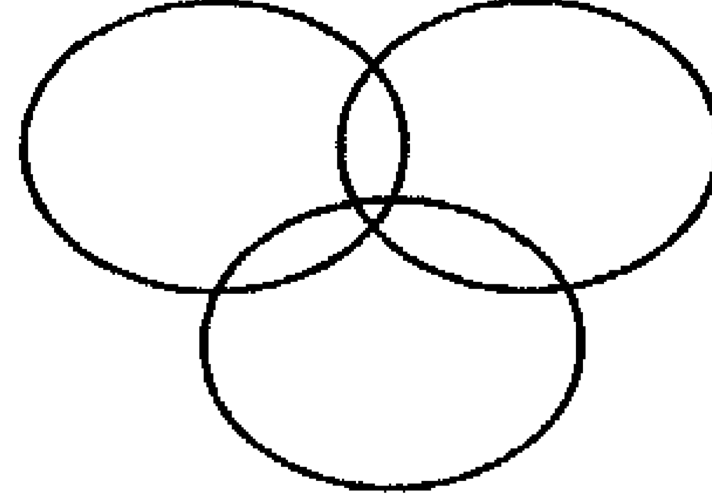
(۲) **طریقہ کار:**

طلباء کو بتائیں کہ لفظ گرافک آرگنائزر کا مطلب کیا ہے یعنی معلومات کو خاکہ کی شکل میں ترتیب دینا گرافک آرگنائزر کئی قسم کے ہوسکتے ہیں ذیل میں کچھ مثالیں دی گئیں ہیں پڑھائے جانے والے مواد کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے آپ گرافک آرگنائزر کا انتخاب کرسکتے ہیں

وین اشکال (Venn Diagram)   جال (Web)



وین اشکال (Venn Diagram)



کہانی نقشہ (Story Map)

عنوان (Title)

کردار (Character)

پس منظر (Setting)

مسئلہ/مسئلے (Problem)

واقعات (Events)

حل (Solution)

گرافک آرگنائزر ایک مفید طریقہ کار ہے رابطہ معلم اساتذہ کو مختلف قسم کے مواد کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے وین اشکال، جال، کہانی نقشہ، تصوراتی نقشے کا استعمال کرواسکتے ہیں۔

وین اشکال دو یا زیادہ اشیاء میں فرق اور مماثلت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے جیسکہ تصوراتی نقشہ اور جال

معلوماتی مواد کے لئے اور کہانی نقشہ کہانی پڑھنے سے پہلے کہانی لکھنے کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

(۱) درجہ بالا میں سے کسی ایک آرگنائزر کا انتخاب کریں پڑھائے جانے والے مواد کا کچھ حصہ پڑھکر اہم خیالات و تصورات (Key Concepts) کو آرگنائزر میں لکھتے جائیں۔

(۲) اب تمام طلباء سے کہیں کہ وہ بھی باقی ماندہ تمام مواد کو اسی طرح پڑھتے جائیں اور اہم تصورات (Key Concepts) کو آرگنائزر میں لکھتے جائیں۔

بعد میں ہر طالبعلم کو علیحدہ مواد دے کر یہ طریقہ کار استعمال کر سکتے ہیں اور پھر تمام طلباء اپنے خیالات وتصورات باقی کلاس کو بتائیں گے۔

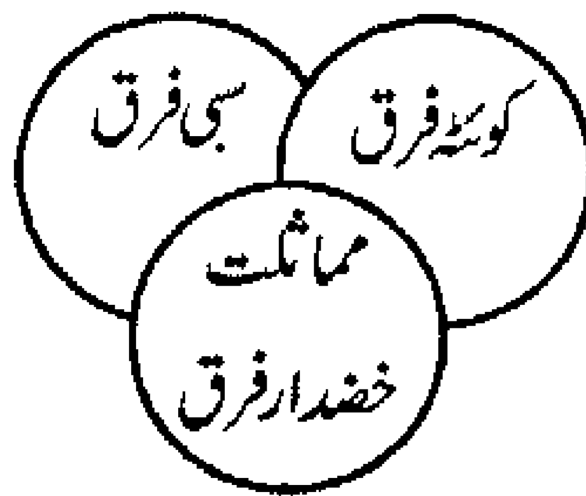
مواد کو مدنظر رکھتے ہوئے وین اشکال(Vann Diagram) ویب (Web) یا کہانی نقشے (Story Map) کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

عام طور پر وین اشکال دو یا دو سے زائد اشیاء کے درمیان اختلافات اور مماثلتوں کی نشاندہی کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

مثلاً اگر مواد درجہ ذیل ہو۔

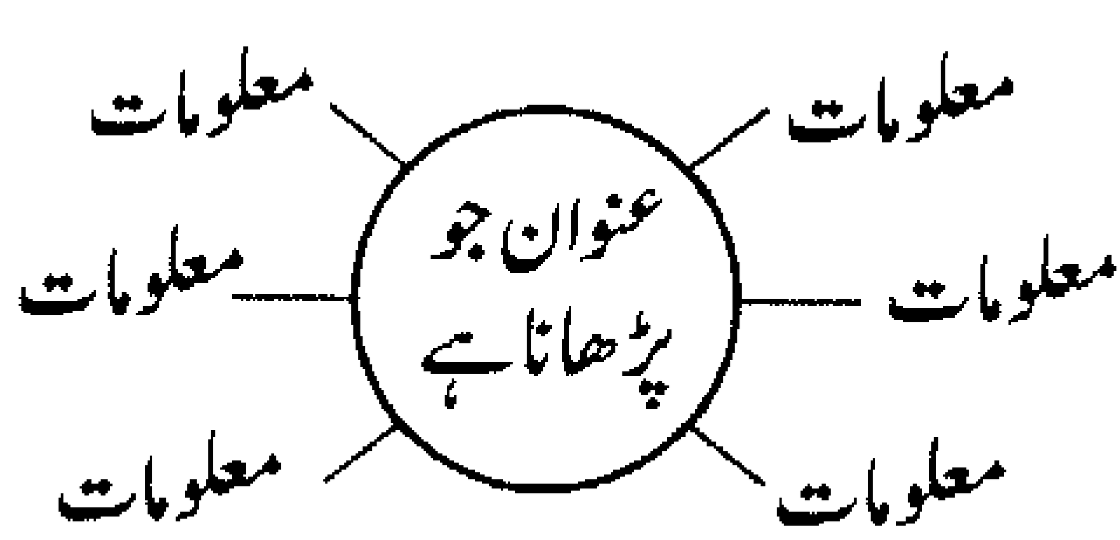
''کوئٹہ، خضدار اور سبی میں کیا مماثلتیں ہیں اور کونسی چیزیں مختلف ہیں؟''

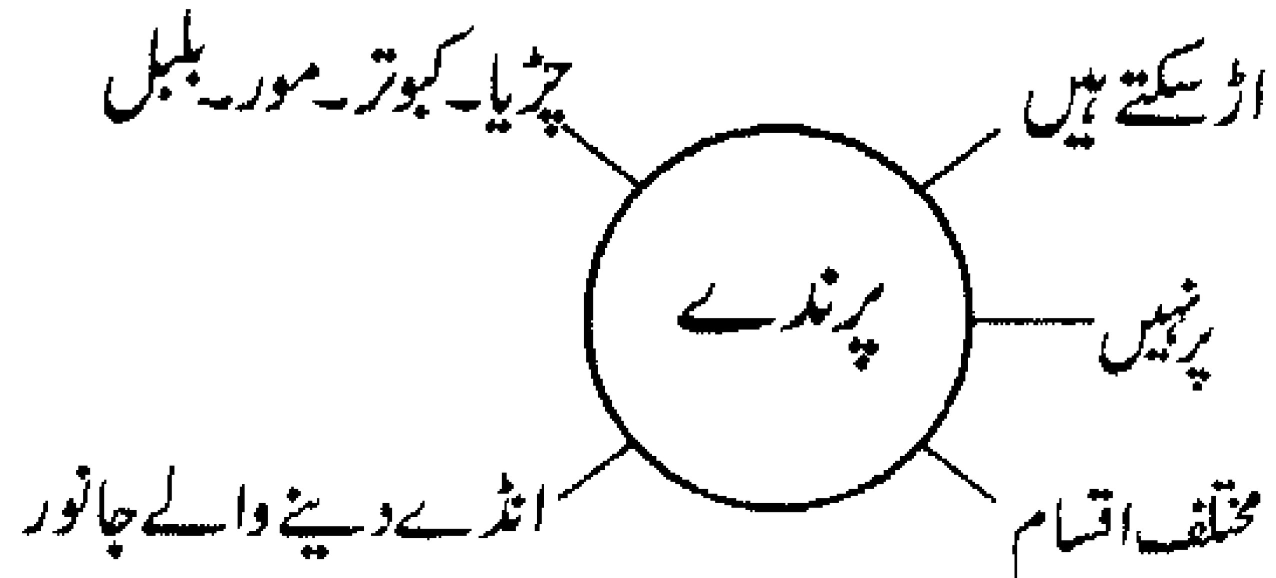
وین اشکال (Venn Diagram)



(۲) اسی طرح کہانی پڑھاتے وقت (Story Map) استعمال کر سکتے ہیں۔

(۳) کوئی بھی نئی چیز کا تعارف کروانے کے لئے (Web) کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔





(8) تصوراتی خاکہ(Concept Map)

مقصد نئے الفاظ اور تصورات کے درمیان ربط قائم سابقہ معلومات کو نئی معلومات سے مربوط کرنا۔

(ا) طریقہ کار:

پہلے طلباء کو بتائیں کہ ایک تصوراتی خاکہ ہے کیا ایک ایسا خاکہ جو ہمیں نئی چیزوں سے متعارف کرنے کے لئے ترتیب دیا جاتا ہے۔

(۱) طلباء سے کہیں کہ وہ آ ۃ کو ایک ایسا لفظ دیں جس کے بارے میں وہ جستجو رکھتے ہیں (معلومات چاہتے ہیں) یہ لفظ کورس کے کسی سبق کا عنوان بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) اب اس لفظ کو بورڈ پر درمیان میں لکھ کر اس کے اردگرد۔ دائرہ سا بنائیں (مثال۔ شہر)

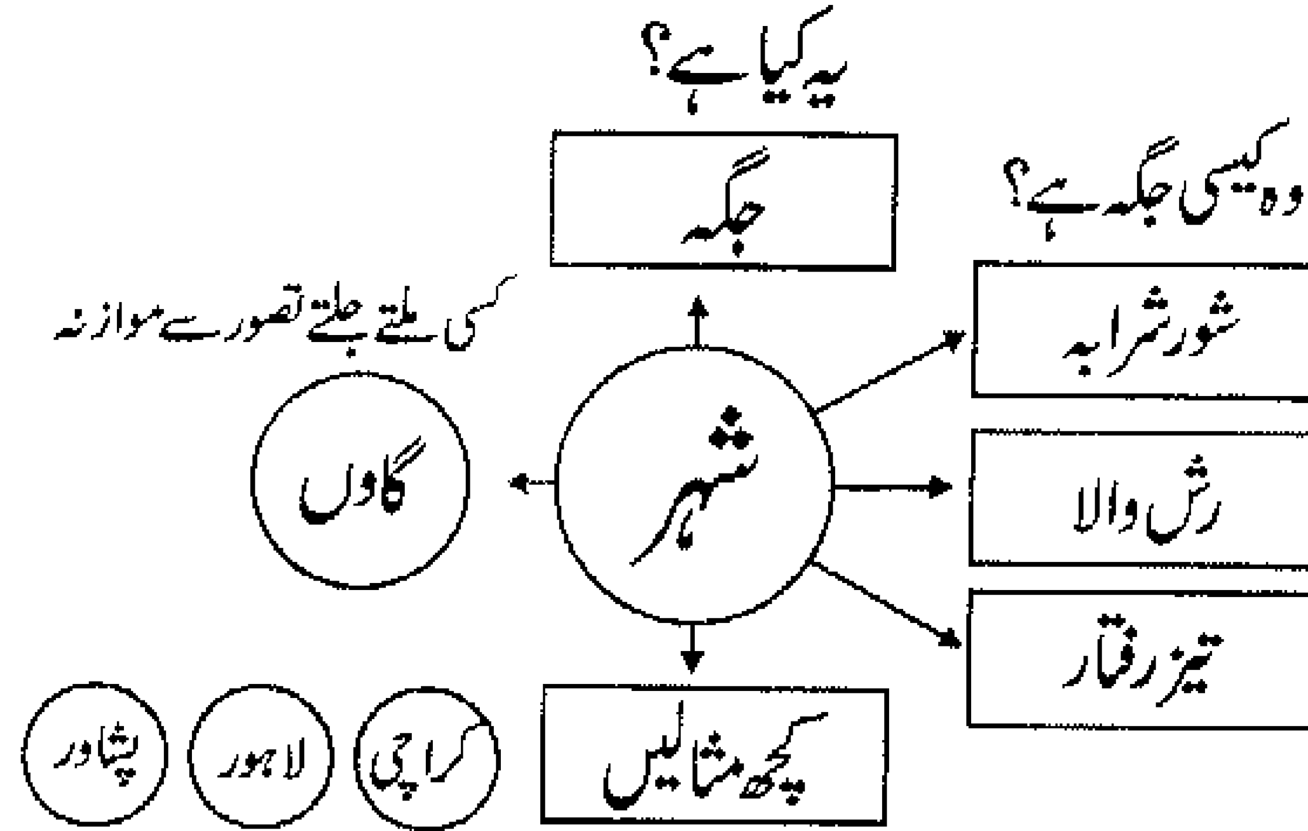
(۳) طلباء سے کہیں کہ وہ اس طرح سے وضاحت کریں کہ جو لفظ کی مکمل طور پر بیان کرے اور اسے یہ کیا ہے، کالم کے نیچے دیئے ہوئے خانوں میں لکھیں۔ (مثال۔ شہر ایک جگہ ہے)

(۴) اب طلباء سے کہیں کہ وہ اہم تصور کے بارے میں بتائیں کہ "وہ کیسی جگہ ہے"۔ دیئے ہوئے خانے میں لکھیں۔ (مثال: شور شرابہ، رش ولا۔ تیز رفتار)

(۵) طلبا سے کہیں کہ اب وہ دیئے ہوئے لفظ کی کچھ مثالیں دیں۔ یعنی "اس کی کچھ مثالیں دیں؟" نیچے دیئے ہوئے خانے میں لکھیں۔

(مثال: کوئٹہ۔ کراچی۔ لاہور۔ پشاور)

(۶) اب طلباء کو اس تصور کو ملتے جلتے تصور کے ساتھ موازانہ کرنے کو کہیں۔ (مثال، شہر کا موازانہ، تحصیل، ضلع یا گاؤں کے ساتھ) آخر میں ایک بار پھر تصوراتی خاکہ کو مکمل طور پر واضح کریں اب اس کے تمام خانے پر ہو چکے ہوں گے۔ اور آپ زیادہ آسانی سے اس کی وضاحت طلباء کو کر سکتے ہیں۔



(۷) آخر میں دیئے گئے مواد کو طلباء کو پڑھنے دیں اور نئی معلومات کا تصوراتی خاکہ میں اضافہ کریں۔

تصوراتی نقشہ کی مدد سے آپ ابتدائی کلاسوں میں بچوں کا ذخیرہ الفاظ (Vocabulary) بھی بڑھا سکتے ہیں۔

(9) باآواز بلند سوچنا(Think Aloud)

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس طریقہ کار میں طلبہ اپنی سوچ میں تمام کلاس کو شامل کرتے ہیں۔

(ا) مقصد :

تدریس کے وقت طلباء کی سوچ کو متحرک رکھنا۔

(۲) طریقہ کار:

طلباء کو بتائیں کہ باآواز بلند سوچنے (Think Aloud) سے مراد سوچتے دوران اپنی سوچ کو کلاس کے دوسرے طلباء کے ساتھ شیئر کرنا کسی بھی عنوان سے متعلق جو آپ سوچ رہے ہیں وہ خیالات کلاس کے سامنے لے کر آنا۔

(۱) طلباء سے کہیں کہ وہ پڑھائے جانے والے مواد کو کلاس میں باآواز بلند پڑھنا شروع کریں (Read Aloud)

(۲) طلباء پڑھانے سے پہلے اس باب یا کہانی کے بارے میں اپنی پیش گوائی سب کو بتائیں اور وجوہات بھی بتائیں کہ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں(مثلاً اس باب کے عنوان سے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ۔۔۔ کے متعلق ہوگا کیونکہ۔۔۔۔)

جیسے جیسے طالبعلم پڑھتا جائے۔آپ طریقہ کار یعنی باآواز بلند سوچنے(Think Aloud) کے بارے میں وضاحت کریں۔ مثلاً

(1) پیش گوئی کرنا، پیش گوئی کی تصدیق یا اسے مزید بہتر بنانا(Making Predictions)
(میں سوچ رہی/رہا تھا۔۔۔لیکن اب میری پیش گوئی ہے کہ۔۔۔۔۔)
(میں بالکل ایسا ہی سوچ رہا تھا جو کہانی میں ہو رہا ہے کیونکہ۔۔۔۔)

(2) ذہن میں تصور کرنا(Visualizing)اپنے دماغ میں کوئی تصویر بنانا(جو میں اس وقت دیکھ رہی ہوں وہ۔۔۔۔)

(3) (Making Connections) چیزوں کے درمیان ربط پیدا کرنا(اسے دیکھ کر/پڑھ کر مجھے فلاں واقعہ یاد آتا ہے یہ۔۔۔۔۔جیسا ہے)

(4) مانیٹر کرنا(Monitoring) (یہ مجھے پریشان کر رہا ہے/الجھا رہا ہے مجھے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔(پڑھو یا کسی سے پوچھو) یہ ویسا نہیں ہے جیسا میں توقع کر رہا/رہی تھی)

(5) (Figuring)تصویر کشی کرنا غیر مانوس الفاظ کی تصویر کشی یا انکی ملتی جلتی مثالیں دینا(یہ لفظ میرے لئے اگرچہ نیا ہے لیکن یہ۔۔۔۔۔۔سے ملتا جلتا ہے اس کا مطلب یقیناً ۔۔۔۔ہوگا کیونکہ۔۔۔۔۔۔)

چند ایک بار جب آپ طلباء کو باآواز بلند سوچنا درج بالا طریقوں سے بتا دیں گے اب طلباء سے کہیں کہ وہ خود مواد کو

پڑھ کر Think Aloud کی مشق بار بار کریں۔

بعد میں طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بذات خود اس تکنیک کو استعمال میں لائیں۔

مثال: جماعت سوئم   مضمون سائنس

عنوان: برقی قوت اور حرکت

اس عنوان کو رابطہ معلم اپنے اساتذہ کو عملی طور پر با آواز بلند سوچنا (Think Aloud) کی مدد سے پڑھا سکتا ہے۔

(11) کچھ کہو (Say Something)

یہ ایک آسان مگر دلچسپ طریقہ کار ہے جس میں

(۱) طلباء سے کہیں کہ وہ مواد کا انتخاب کریں۔

(۲) دو دو طلباء کے جوڑے (Pairs) بنالیں۔

(۳) پڑھائے جانے والے مواد میں رکنے کے مقامات (Stopping Points) کا تعین کریں۔

(۴) طلباء کو ایک خاص مقام تک پڑھنے کے لئے کہیں۔

(۵) اب طلباء سے کہیں کہ وہ پڑھے ہوئے مواد کے بارے میں کچھ اظہار کریں اپنے ساتھی کو بتائیں۔

(۶) ہر ایک جوڑے سے کہیں کہ اب وہ آگے پڑھیں اور پھر رک جائیں اور اس پیراگراف کے بارے میں کچھ کہیں اگر مواد میں (Sub Headings) ہیں تو رکنے کے مقام کا تعین زیادہ آسانی سے ہوگا۔

(نمبر 4 اور نمبر 5 کے اقدامات کو بار بار دہرائیں جب تک مواد ختم نہ ہو جائے)